عاشقِ مدینہ منورہ

فقیہ اعظم خلیفہ محدث اعظم شیخ الحدیث

زبدۃ البیان رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی

کی سوانح حیات

مصنف

فخرِ اساتذہ مفتی محمد عبدالمنان چشتی رضوی

الاحسان پبلیکیشنز

ہجویری مسجد جناح کالونی فیصل آباد

عاشقِ مدینہ منورہ شیخ الحدیث ابوالبیان
حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحِ حیات

عاشقِ مدینہ منوّرہ

مصنّف: فخرِ اساتذہ مفتی محمد عبدالسنان چشتی رضوی

ناشر: الاحسان پبلی کیشنز
ہجویری مسجد جناح کالونی فیصل آباد



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ



نام کتاب ________ عاشقِ مدینہ منورہ

مصنف ________ مفتی محمد عبد المنان چشتی رضوی

کمپوزنگ ________ محمد فہیم عطاری 0300-7274928

سن طباعت ________ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ، فروری 2010

تعداد ________ 1000

قیمت ________

ناشر:

الاحسان پبلی کیشنز

فہرست

نعت شریف

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

کبھی گردِ کعبہ کبھی پیش روضہ
میں قربانِ مکہ نثارِ مدینہ

مِری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ

پیش لفظ

نحمدہٗ و نسلم علیٰ رسولہٖ الکریم
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ اما بعد!

حضرت علامہ مفتی محمد عبد المنان چشتی رضوی کو والدِ گرامی عاشقِ مدینہ منورہ شیخ الحدیث ابو البیان حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں تقریباً دس سال زانوئے تلمذ تہ کرنے کا شرف حاصل رہا۔ سفر و حضر میں قریب رہ کر مشامِ جاں کو اتنا معطر کیا کہ "صحبتِ صالح ترا صالح کند" کا مصداق بن گئے۔ وعظ و تبلیغ اور خدمتِ دین میں آپ کا جہدِ مسلسل مثالی ہے۔ حضور عاشقِ مدینہ منورہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق اپنے تاثرات لکھ کر یقیناً آپ نے دیگر تلامذہ کرام مستفیدین و محبین پر بایں صورت سبقت حاصل کی ہے۔ چند دن قبل آپ کی یہ تحریر موصول ہوئی۔ دیکھتے ہی دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ 12 ربیع الاوّل شریف کو عرس عاشقِ مدینہ منورہ کے موقع پر شائع ہو جائے۔ اس لئے کتابت، پروف ریڈنگ، طباعت وغیرہ تمام کام مختصر وقت میں کیے گئے ہیں۔ چونکہ مفتی صاحب کی مادری زبان پشتو ہے اس لئے تحریر کچھ ترامیم کی متقاضی تھی۔ حتی الامکان مصنف کے مطمح نظر کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لہٰذا احتمالِ خطا کا انکار نہیں ہے۔ اس اشاعت کے اخراجات حضور عاشقِ مدینہ منورہ کے نواسے عزیزِ محترم محمد عثمان یوسف (انگلینڈ) نے برداشت کئے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت مفتی صاحب اور عزیزم محمد عثمان کو جزائے جلیل عطا فرمائے۔

زیرِ نظر مضمون ابتدائیہ ہے۔ حضور عاشقِ مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہ کی مفصّل سوانح حیات پر کام شروع ہو چکا ہے۔ آپ کے مریدین، تلامذہ، محبین سے گزارش ہے کہ حضور عاشقِ مدینہ منورہ کے متعلق اپنے تاثرات ارسال فرمائیں۔

محمد فضل الرحمٰن ابنِ عاشقِ مدینہ منورہ رضی اللہ عنہ
مہتمم جامعہ غوثیہ شیرِ ربانی، مرکزی جامع مسجد ہجویری
جناح کالونی فیصل آباد
0300-6632336

علمِ کامل

الحمد للہ امتِ حضرت امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بے شمار علماء کرام اولیاء کرام تشریف لائے اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء نے اپنی امت کے علماء کرام کے مقام کے بارے میں ارشاد فرمایا فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب بلکہ آگے تو ارشاد فرمایا وان العلماء ورثۃ الانبیاء و ان الانبیاء لم یورثوا دینارًا و لا درھما و انما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذہ بحظ وافر بحکم حدیث پاک مذکورہ بالا علماء کرام ہی گرامت مسلمہ کے مقابلے میں چودھویں کے چاند کی طرح ہیں اور علماء کرام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین، وارث اور نائبین ہوتے ہیں۔ جنہوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تزکیہ علم وحکمت سے وافر اور مکمل حصہ حاصل کیا ہوتا ہے۔ مذھب سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی رو سے ایک اعلیٰ اور افضل عالم اور امام میں کچھ علامات اور شرائط فقہاء کرام نے مقرر فرمائی ہیں۔ مذہب حنفی کی معتبر کتاب تنویر الابصار اور اسکی شرح درمختار اور فتاوی شامی میں وہ علامات اور صفات یہ بیان کی گئی ہیں۔

(۱) الا حق بالامامۃ الاعلم ...... ج اول ص ۵۵۷

کہ سب سے زیادہ افضل اور اعلیٰ اور امامت کا حقدار وہ عالم ہو گا کہ دیگر علماء میں سے سب سے زیادہ عالم ہو۔ قرآن مجید، احادیث مبارکہ، عقائد و اعمال کا سب سے زیادہ عارف و عالم ہو۔ خصوصاً نماز وغیرہ کے تمام احکام کا سب سے زیادہ عالم ہو۔

الحمد للہ ہمارے استاذ المکرم استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ اپنے زمانے کے ہم عصر علماء کرام میں سب سے زیادہ عالم تھے اور فقہاء کرام کی مقرر کردہ مذکورہ بالا علامات اور صفات آپکی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ بندہ عاجز فقیر محمد عبدالمنان نے اپنے زمانہ تعلیم میں فیصل آباد اور گردو پیش جن جن مدارس میں تعلیم حاصل کی اس وقت علماء کرام میں سب سے عالم تین مبارک ہستیوں کا شمار ہوتا تھا۔ (۱) بحر العلوم حضور سیدی واستاذی مفتی افضل حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضور سیدنا واستاذنا محدث کبیر حضرت مولینا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۳) حضرت

استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشقِ مدینہ منورہ رحمتہ اللہ علیہ بلکہ گوجرانوالہ میں جب ہم استاذ العلماء عاشقِ مدینہ منورہ کے پاس پڑھتے رہے وہاں بھی تمام علماء کرام میں آپ سب سے زیادہ عالم شمار ہوتے تھے۔ تمام علماء کرام اپنے مشکل دینی مسائل میں آپکی طرف رجوع فرماتے تھے۔ حضرت پیر طریقت جناب مولینا ابوداؤد محمد صادق صاحب خطیب زینۃ المساجد بھی اکثر اوقات اپنی دینی حاجات و مسائل میں قبلہ استاذ العلماء عاشقِ مدینہ منورہ کے پاس جامعہ فاروقیہ فاروق گنج میں تشریف لاتے تھے۔

الحمد للہ یوں تو ہر سنی عالمِ دین محترم و مکرم ہوتا ہے اور ہر عالم میں کوئی خصوصی وصف اور خصوصی فن کی مہارت موجود ہوتی ہے لیکن الحمد للہ ہمارے استاذی المکرم حافظ محمد احسان الحق صاحب جامع الصفات تھے۔ قرآن مجید کی تفسیر، احادیث مبارکہ، فقہ، اصول فقہ اور تمام فنون صرف و نحو فارسی و عربی ادب غرضیکہ ہر فن میں مکمل ماہر و اکمل تھے۔ اور اسی خداداد صفت مبارکہ کی وجہ سے دینی مدارس کے تمام طلبہ کرام آغاز سال میں خواہش رکھتے تھے کہ ہمارے اسباق حضور سیدنا استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب کے پاس شروع ہو جائیں۔ یہاں ایک قیمتی نکتہ کا بھی ذکر ضروری ہوگا کہ آغاز سال میں تمام طلبہ کرام کی تمنا ہوتی تھی کہ ہمارے اسباق سب سے زیادہ عالم اور کامل استاد کرام جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشقِ مدینہ منورہ کے پاس شروع ہو جائیں لیکن یہ خداوند کریم کا خاص کرم تھا کہ آغاز تعلیم سے ایک روز قبل حضور استاذی المکرم مجھ بندہ عاجز محمد عبد المنان سے خود پوچھتے کہ تمہارے اسال کون کونسے اسباق ہونگے تاکہ وہ اسباق میں اپنے پاس رکھوں۔ بندہ عرض کرتا کتابوں کے نام بتاتا اور صبح کو وہ اسباق حضور استاذی المکرم اپنے پاس شروع فرماتے۔ اس احسان و کرم کی چند وجوہات تھیں۔

۱) بندہ مولوی محمد عبد المنان چونکہ تعطیلات کم کرتا تھا بلکہ پورے سال کے بعد ہم ایک بار اپنے وطن ضلع جہلم جاتے تھے۔ حتیٰ کہ عیدین اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں میں ہم بخدمت استاذی المکرم حاضر ہوتے۔

۲) دوران تعلیم ہمہ وقت تمام ہدایات اور احکام حضور سیدی استاذ المکرم پر مکمل کاربند ہوتے۔ اور کسی موقع پر آپ کو ناراض نہ فرماتے۔

۳) استاذی المکرم کی اجازت کے بغیر کبھی بھی مدرسہ سے باہر غیر ضروری کاموں میں مشغول نہ ہوتے بلکہ ہر وقت اپنے اسباق اور کتب بینی میں مشغول ہوتے۔

۴) ''یک در گیر و محکم گیر'' محاورے کے مطابق ہم آپ کی ذات مبارک کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہے بلکہ ایک دفعہ قبلہ استاذی المکرم حج شریف پر جا رہے تھے۔ مجھے لاہور جامعہ نظامیہ میں حضور سیدنا مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا۔ لیکن جب استاذی المکرم حج سے واپس تشریف لائے تو ہم لوگ پھر واپس آپکی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

۵) دس سال دورانِ تعلیم حضور استاذ محترم جب بھی مسجد آئیں جائیں، مدرسہ جائیں آئیں ان کی جوتی مبارک ہم سیدھے کرتے۔

آمدم برسر مطلب حضور استاذی المکرم حافظ محمد احسان الحق عاشقِ مدینہ کے اعلم علماء ہونے پر یہ بھی ایک بین دلیل ہے کہ بڑے بڑے مناظر علماء کرام، مسائل اختلافی میں آپکے پاس حاضر ہوتے اور دلائل اہل سنت و جماعت سیکھتے۔ ایک دفعہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان بمقام ڈھکی علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر مناظرہ طے ہوا، اہل سنت و جماعت کی طرف استاذی المکرم حضرت مولٰنا محمد سعید احمد اسعد صاحب مقرر تھے۔ فقیر نے ساتھ جانا تھا چنانچہ حضرت مولٰنا مناظر اسلام محمد سعید احمد اسعد صاحب قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق کے پاس حاضر ہوئے اور کافی دیر تک دلائل سیکھتے رہے اور استفادہ کرتے رہے بلکہ آپ نے کئی کتب بھی قبلہ مناظر اسلام کو عطا کیں۔ سچ فرمایا ہے **السابقون الاولون**۔

الحمد للہ استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب کے اعلم علماء ہونے پر سوم دلیل یہ ہے کہ آپ کی ذات بابرکات کو تمام مدارس و مساجد والے نہایت شوق سے چاہتے بلکہ اپنے یہاں تدریس کیلئے مدارس والے آپس میں جھگڑتے اور حرص کرتے۔ اہلیانِ گوجرانوالہ نے تو پہلے ہر ممکنہ کوشش سے آپ کو روکنا چاہا اور آخر میں تو لڑائی کرنے لگے کہ فیصل آباد نہیں جانا۔ اللہ اکبر یہ تھے ہمارے اسلاف کے اخلاق و کمالات کہ لوگ جانے نہیں دیتے۔ اور اپنے یہاں رکھنے کیلئے آپس میں حرص کرتے۔

حسنِ تلاوت

سب سے اعلیٰ اور افضل عالمِ دین کیلئے فقہاء کرام نے یہ علامت وصفت مقرر فرمائی ہے کہ ثم الاحسن تجوذا۔ الحمد للہ یہ صفت مبارک بدرجہ اتم حضور سیدنا استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشقِ مدینہ منورہ میں موجود تھی۔ آپ ایک بہترین حافظ قرآنِ مجید اور خوش الحان قاری و عالم تھے۔ آپ جب نماز پڑھاتے تھے تو ہر ایک نمازی اور مقتدی کا دل چاہتا کہ آپ قرأت دراز فرمائیں۔ آپ تقریر و وعظ مبارک میں نہایت خوش الحانی کے ساتھ اور ترنم کے ساتھ اکثر قرآن مجید کی آیات تلاوت فرماتے۔ آپکی پُر کیف آواز میں قرآن مجید کی آیات مبارکہ سے لوگوں کے دلوں پر ایک عجیب رقت اور اثر پیدا ہو جاتا اور سامعین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

پرہیز گاری

علماء کرام میں افضل و اعلیٰ ہونے کیلئے فقہاء کرام نے سوم علامت وصفت یہ مقرر فرمائی ہے ثم الاورع کہ جو عالم علم و قاری ہو اور دیگر علماء کرام میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، حرام و شبہات سے بچتا ہو۔ الحمد للہ یہ صفت مبارکہ بھی حضور سیدنا استاذ العلماء عاشقِ مدینہ جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں بدرجہ اتم واکمل موجود تھی۔ بندہ مولوی محمد عبد المنان تقریباً عرصہ دس سال آپکی خدمت میں رہا۔ سفر و حضر میں ساتھ رہا اور روز و شب کو دیکھا۔ الحمد للہ اس دس سالہ زندگی میں حضور قبلہ استاذ محترم کو حرام و گناہ کرتے نہ دیکھا اور نہ کوئی کام خلافِ شریعت ان سے دیکھا۔ بلا عذر بیماری بھی آپ نے نماز باجماعت نہ چھوڑی۔ حرام تو حرام مشتبہات سے بھی پرہیز کیا۔ بندہ مولوی محمد عبد المنان حضور قبلہ استاذ محترم کے ساتھ صبح روزانہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار جاتا یا کبھی کبھی قبرستان والدہ مرحومہ کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے یا کبھی کمپنی باغ اپنی آنکھوں کی حفاظت فرماتے ہوئے اپنے رومال مبارک سے عمامہ اور چہرہ کو چھپا لیتے۔ اور نہایت مجسم حیا بن کے سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل فرما لیتے۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

امانت کی حفاظت

آپکی پرہیزگاری ورع پر ایک اور دلیل ملاحظہ فرمائیں۔ حضور استاذ العلماء قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب کے پاس اکثر لاوارث سنی احباب اور ہم طلبہ کرام اپنی رقوم امانت رکھتے۔ جب وہ نوٹ قبلہ استاذ محترم کو دے لیتے تو فوراً ان پر اس امانت رکھنے والے کا نام لکھ لیتے تب ان کو الماری میں رکھتے۔ ایک دفعہ بندہ نے عرض کیا حضور اس لکھنے سے کیا فائدہ ہوگا فرمایا مولینا یہ نوٹ امانت کے ہیں ان کو تبدیل کرنا ان میں تصرف کرنا گناہ ہے اگر تبدیل کئے تو تب امان سے ضمانت کا حکم جاری ہوگا۔ بغیر تبدیلی کے اگر وہ امانت ضائع ہوجائے تو ہم گناہ گار اور ضامن نہ ہونگے۔

جسکی ہر ہر ادا سنتِ مصطفےٰ ایسے عالم شریعت پہ لاکھوں سلام

آپکی ورع و پرہیزگاری کے بابت یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ عرصہ دس سالہ میں بندہ مولوی محمد عبد المنان نے کبھی آپ کو بازار یا گلی میں یا ہوٹل میں بیٹھے ہوئے نہ دیکھا۔ نہ بازاروں میں کھاتے ہوئے دیکھا۔ اللہ اکبر۔ بس صبح پڑھانے جاتا ہے۔ واپس مسجد و گھر آکر عبادات خداوندی ادا کرتی ہے اور اپنے دار المطالعہ میں کتب بینی کرتی ہے یا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نعت کو پڑھتا ہے یا تلاوت قرآن مجید کرتی ہے۔ اور یہی سب سے اعلیٰ صفت پرہیزگاری ہے۔

سب سے اعلیٰ و افضل عالم دین کیلئے فقہاء کرام نے جو صفت تم اللا ورع سب سے زیادہ پرہیزگار ہو مقرر فرمائی حضور قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ میں یہ صفت تمام ہمعصر علماء کرام سے زیادہ موجود تھی اور آپ الحمد للہ ہر بات پر عمل مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق ادا فرماتے جسکی ترجمانی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، ائمہ کرام، اولیاء کرام رحمہم اللہ بالخصوص حضور امام اہل سنت مجدد دین وملت مولینا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ جو مسائل خود اہل سنت و جماعت میں اختلافی ہوتے ان میں حضور قبلہ استاذ العلماء، جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ اسی فتویٰ کو لیتے اور عمل کرتے جو امام اہل سنت مولینا الشاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہوتا۔

آپ خود بھی اور اپنے تلامذہ کو ہمہ وقت ہدایت دیتے کہ امام اہل سنت مولینا الشاہ احمد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضور سیدنا محدث اعظم پاکستان مولینا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

طریقوں کو مضبوطی سے تھام کر زندگی گزارو، انشاء اللہ دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرو گے۔ ایک مرتبہ بندہ مولوی محمد عبدالستان کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد بالخصوص بلا کر وصیت و نصیحت کی کہ دیکھو میاں عبدالستان آپ کے صوبہ سرحد میں بعض گستاخ لوگ نجدی ہو کر پیر و بزرگ بنے ہوتے ہیں ان سے بچتے رہو۔ اللہ اکبر آپ کی بات ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ اللہ اکبر ہمارے استاذ محترم استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق کی دور بینی اور مذہب و مسلک میں کتنی پختگی تھی۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے — یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

حضور قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ کی پرہیزگاری پر یہ بھی واضح دلائل ہیں کہ آپ نے کبھی شوقیہ جلسے و جلوس میں فوٹو وغیرہ نہیں بنوایا۔ کبھی بھی اختیاری طور پر آلات ساز وغیرہ کے ساتھ نظم و نعت کو نہ سنا۔ دوران تعلیم گوجرانوالہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات بازاروں میں قوالیاں ہوا کرتی تھیں۔ آپ نے تمام طلبہ کرام کو عشاء کے بعد تاکید انصیحت کی کہ رات کوئی بھی مدرسے باہر نہ جائے۔ لیکن اسکے باوجود طلبہ کرام رات چھپ کر مدرسہ سے نکل گئے اور بندہ کو مدرسہ چھوڑا کہ آدھی رات کے وقت ہم آئیں گے تم نے دروازہ کھولنا ہے۔ ادھر استاذ محترم کا مکان مدرسہ کی سوم چھت پر موجود تھا۔ اچانک رات کے وقت استاذ محترم بلند آواز سے الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ کا ورد کرتے ہوئے نیچے چھت پر تشریف لائے تو دیکھا طلبہ کرام غائب ہیں، بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم نے دروازہ نہیں کھولنا ہے۔ صبح کو ہم خبر لیں گے چنانچہ ساری رات پچاس ساٹھ طلبہ کرام نے باہر گزاری اور صبح کو حضور استاذ محترم نے و فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب پر عمل کرا کے زندگی بھر علماء کرام کو اخلاق حسنہ سے مزین فرمایا۔

حضور سیدنا استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ کی سب سے زیادہ پرہیزگاری پر یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اختلافی مسائل میں آپ وہ صورت مبارک اختیار فرماتے جو بلا ریب و بلا شک ہو اور سنت مبارکہ کے ساتھ زیادہ موافقت رکھتی ہو۔ بنابریں ایک دفعہ فیصل آباد کے علماء کرام میں اس مسئلے کے بارے اختلاف ہوا کہ رمضان شریف میں معتکف نفل غسل کیلئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے مسجد سے باہر غسل خانوں میں جا سکتا ہے یا نہیں حضور بحر العلوم استاذی مفتی افضل حسین صاحب رحمتہ اللہ علیہ جامعہ قادریہ والوں کا فتوی یہ تھا کہ نکلنا جائز ہے۔ استاذی المکرم حافظ محمد

احسان الحق صاحب نے فرمایا کہ معتکف نفل غسل کیلئے مسجد سے باہر نہ نکلے اس میں سب سے زیادہ احتیاط اور موافقت سنتِ نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء ہے کیونکہ سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زلفیں مبارک دھونے کیلئے مسجد کے اندر تشریف فرماتے اور سر مبارک کو مسجد کے حدود سے باہر رکھ کر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے خدمت دھونے کی کی تھی تو یہی بات بے غبار ہے کہ ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے معتکف مسجد سے باہر نہ جائے۔

یوں ہی فیصل آباد میں علماء کرام کے درمیان جب یہ اختلاف ہوا کہ سپیکر میں نماز وغیرہ جائز ہے یا نہیں تو استاذ محترم استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ سپیکر میں نماز چونکہ شرعاً ضروری نہیں ہے لہٰذا مکبرین کے ذریعہ نماز بغیر سپیکر کے ادا کریں تاکہ ہمارا عمل مشابہ بہ عمل صحابہ کرام ہو جائے جو مکبرین کے ذریعے نمازیں ادا کرتے رہے۔ سبحان اللہ دیکھو ہمارے بزرگان کی احتیاط اور خوف خدا اور اسی کا حدیث مبارک میں حکم بھی موجود ہے مشکوٰۃ شریف حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ فما الاثم قال اذا حاک فی نفسک شی فدعہ دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قانون مبارک مقرر کیا کہ جو عمل دل میں کھٹکے اور شک والا ہو تو اسکو چھوڑ دو اور اس عمل اور اس طریقہ حسنہ کو اختیار کرو جو شک وریب سے دور ہو اور سنت کے زیادہ قریب ہو۔

الحمد للہ فقہاء کرام نے سب سے زیادہ پرہیزگار ہونے کو سب سے افضل و اعلیٰ عالم کیلئے علامت مقرر فرمایا ہے۔ واقعی یہ صفت و علامت ایک عالم دین کیلئے کارآمد اور ضروری صفت ہے۔ اس صفت مبارکہ کی وجہ سے اس عالم دین کو تمام دین اسلام پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ حضور استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ کی مسجد میں اگر کوئی سائل سوال کرتا نماز کے بعد ہمیں کہتے کہ اس سائل کو مسئلہ بتاؤ کہ خود اپنی ذات کیلئے مسجد میں مانگنا ٹھیک نہیں ہوتا ہے اس سے مسجد کا تقدس اور مقصد مجروح ہوتا ہے اور ساتھ ہمیں کچھ نقدی استاذ محترم عطا فرماتے کہ سائل کو مسجد سے باہر بلا کر ان کو یہ صدقہ دے دینا۔ سچ فرمایا ہے سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے (۱) الناس کلهم موتی الا العالمون (۲) والعلماء کلم نیام الا العاملین (۳) والعاملون کلهم فی خسران الا المخلصین (۴) والمخلصون کلهم علی خطر الا الخائفین۔ الحمد للہ ہمارے

استاذی المکرم حافظ محمد احسان الحق صاحب میں چاروں درجات تھے۔ علم بھی کامل عمل بھی کامل اخلاص بھی اور خوف خدا بھی کامل جنکی بناء پر آپ الحمد للہ سب سے زیادہ پرہیزگار تھے۔

سب سے افضل واعلیٰ عالم ہونے کیلئے فقہاء کرام نے چہارم علامت یہ مقرر فرمائی ہے ثم الاسن یعنی کہ علم واقرء اورع کے بعد جو عالم سب سے زیادہ عمر رسیدہ بزرگ ہو وہ سب سے زیادہ افضل اور اعلیٰ عالم اور امامت کا حقدار ہے کیونکہ جس نے دین اسلام پر دراز زندگی گزاری ہو اس کا دل اور ایمان زیادہ مضبوط ہوگا اور لوگوں میں زیادہ محترم ہوگا اور عوام مسلمین انکی اقتداء اس سے فیض و برکت لینے میں رغبت کریں گے اور کثرت مقتدیان و کثرت اسلام کا سبب ہوگا۔ الحمد للہ یہ شرط چہارم ہمارے استاذی المکرم قبلہ حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ بچپن سے بڑھاپے تک دین اسلام کی خدمت فرماتے رہے۔ عمر رسیدہ بزرگ اور عالم ہونے کی وجہ سے آپ کی محفل اور آپکے وعظ مبارک میں ہر وقت رونق اور کثرت ہوتی تھی۔ آپ جس جلسہ میں تشریف لے جاتے وہ کامیاب ہو جاتا۔ آپکی تقریر و وعظ کو لوگ نہایت توجہ سے سنتے۔

اخلاق مبارک

پانچویں علامت افضلیت علماء کرام کیلئے فقہاء کرام نے یہ مقرر فرمائی ہے ثم الاحسن خلقاً۔ کہ جو عالم دیگر علماء کرام سے خلق میں اچھا ہو وہ سب سے افضل واعلیٰ عالم اور امامت کا حقدار ہوگا۔ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الاحسن خُلقاً سے مراد اَلْفَةً بالناس۔ کہ لوگوں اور ملاقاتیوں سے الفت و محبت سے ملتا ہو۔ الحمد للہ بندہ کے تمام اساتذہ کرام میں سے الفۃ بالناس اور احسن خلق والے حضرت استاذ العلماء، حافظ محمد احسان الحق صاحب تھے۔ ہر طالب علم، ہر مقتدی اور تمام سنی احباب سے آپ نہایت محبت والفت کے ساتھ ملتے اور کوئی بھی ملاقاتی آپ کی محفل میں نہ اکتاتا۔

حسن وُجمال

چھٹی علامت اور صفت افضلیت کیلئے ہمارے فقہاء کرام نے یہ مقرر فرمائی ہے ثم الاحسن وجھاً۔ کہ جو عالم دین تمام علماء سے زیادہ خوبصورت ہو چاہے تہجد وغیرہ اعمال سے چہرہ

حسین بنا ہو یا پیدائشی حسن اور خوبصورتی ہو۔ الحمد للہ یہ ششم صفت بھی ہمارے استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ بلا مبالغہ آپ اپنے دور کے تمام علمائے کرام میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ تہجد وغیرہ نیک اعمال اور اخلاص کی وجہ سے بھی پُرنور رہتے تھے اور قدرت نے پیدائشی حسن بھی عطا فرمایا تھا۔ اگر آپ کے حسن کو عبارت میں بیان کریں تو وہ یوں تھا نورانی لباس، نورانی صورت وسیرت، رنگ سرخی مائل سفید، قد میانہ، بدن معتدل، سر مبارک بڑا گول، چہرہ روشن ومنور جسے دیکھ کر خدا کی یاد آ جائے۔ ریش مبارک گھنی، کشادہ پیشانی، بلند بھنویں، آنکھیں بڑی بڑی کالی چمکدار، رخسار بھرے بھرے جلال وجمال کا آئینہ، ناک متوسط، مونچھیں نہ بہت پست نہ اٹھی ہوئیں، لب پتلے تبسم والے، دندان موتیوں کی طرح، کان متناسب، گردن معتدل، سینہ فراخ، ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئیں، نہایت نرم انگلیاں، موزوں وکشادہ پاؤں، غرضیکہ فقہاء کرام کی مقرر کردہ صفت الاحسن وجھا۔ حسین چہرہ ہو یہ ہمارے استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام ہمعصر علماء کرام میں سب سے زیادہ حسن دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یہ توفیق دے کہ مذکورہ صفات والی اولاد کو قرآن وحدیث کی تعلیم کیلئے دینی مدارس میں داخل فرمائیں اور ان کو علماء کرام بنائیں تاکہ اسلام کا بول بالا ہو۔

سب سے افضل واعلیٰ عالم دین کیلئے فقہاء کرام تقریباً نو شرائط دیگر بیان فرماتے ہیں۔ (۱) ثم اصبحھم وجھا (۲) ثم اکثرھم حسبا (۳) ثم الاشرف نسبا (۴) ثم الاحسن صوتا (۵) ثم الاحسن زوجا (۶) ثم الاکثر مالا (۷) ثم الاکثر جاھا (۸) ثم الانظف ثوبا (۹) ثم الاکبر راسا والاصغر عضوا کہ جو عالم تمام علماء کرام میں چہرے پر تبسم وسرور زیادہ رکھتا ہو اگرچہ چہرہ میں پیدائشی حسن ہو یا نہ ہو۔ وہ تمام علماء کرام سے افضل ہوگا یعنی خوش طبع ہو اسکے بعد وہ عالم دیگر علماء کرام میں افضل ہوگا جو حسب کے لحاظ سے تمام علماء کرام سے افضل ہو حسب سے مراد وہ اوصاف جو عوام وخواص میں عزت واکرام کیلئے مشہور ہوں مثلاً نیک، شریف، کریم، سخی، بہادر، غیرت مند، آباؤ اجداد کا ہونا (۲) مال ودین بہترین پیشہ وہنر کا رکھنا اعلیٰ مرتبہ وغیرہ کا ہونا۔ الحمد للہ یہ چہرہ پر تبسم والی علامت اور حسب میں اعلیٰ مقام رکھنا دونوں علامات اور صفات استاذ

العلماء حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ میں بدرجہ اتم موجود تھیں، بقول شاعر:

وہ دکھا کے شکل جو چل دیے تو دل ان کے ساتھ رواں ہوا

نہ وہ دل رہا نہ وہ دلربا رہی زندگی سو وہ بار ہے

اور حسب کے لحاظ سے آپ ایک اعلیٰ خاندان اعوان قوم میں اور علمی و روحانی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپکے دادا جان مولینا برہان الدین علوم دینیہ کے بہت بڑے فاضل تھے۔ آپ کے نانا جان نہایت عابد و زاہد اور باکرامت ولی تھے۔ (۱۰) حفص کمہ چہرہ اعلیٰ خاندان کے بعد وہ عالم دیگر علماء کرام سے افضل و اعلیٰ ہوگا جسکی بیوی اور گھر والی تمام مومن عورتوں سے سیرت و صورت میں سب سے زیادہ نیک اور اچھی ہو۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ہمارے استاذ محترم پر کرم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیک باپردہ حیادار شریعت کی پابند بیوی عطا فرمائی تھی۔ بندہ مولوی محمد عبد السنان تقریبا 13 سال کی عمر میں قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب کے پاس حاضر ہوا تھا اور تقریبا دس سال رہا اس دوران گھریلو کام کاج اور خدمت بندہ کے ذمہ ہوتی۔ ان دس سال زندگی میں ہم نے کبھی اپنی استانی محترمہ کی نہ آواز سنی نہ ان کا چہرہ دیکھا نہ انکا لباس دیکھا۔ اللہ اکبر، سچ فرمایا امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے

اہل اسلام کی وہ مادران شفیق بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

محترمہ معظمہ استانی مکرمہ گوجرانوالہ میں بھی اور یہاں فیصل آباد میں اکثر اپنے ہاتھوں سے طلبہ کرام کے لئے لنگر سالن روٹی وغیرہ پکاتی رہیں بلکہ تمام آنے والے مہمانوں کیلئے اپنے ہاتھ سے چائے وغیرہ خدمت فرماتی رہی۔ واقعی قرآن کریم نے حق فرمایا ہے و الطیبات للطیبین اللہ تعالیٰ بوسیلہ حبیب کریم علیہ التحیۃ والثناء ان تمام مومنات پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے اپنی زندگیاں علماء کرام کی خدمت میں گزاریں اور ان کی رفاقت میں رہیں۔ واقعی ایک نیک بیوی ایک عالم دین کی افضلیت کیلئے سبب بن سکتی ہے۔

خوش آوازی

سب سے افضل و اعلیٰ عالم دین کے لئے فقہاء کرام نے دسویں علامت اور صفت یہ مقرر فرمائی ہے کہ جس عالم دین کی آواز دیگر علماء کرام سے اچھی اور خوش آواز ہو۔ الحمد للہ ہمارے استاذ محترم حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ کی طرح خوش آواز عالم ہم نے ان کے دور

میں نہ دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔ ھٰذا من فضل ربی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آپکی خوش آوازی اتنی مقبول اور دربار رسالت مآب ﷺ میں پسند تھی کہ مدینہ منورہ میں حضرت قطب مدینہ منورہ مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات پاک میں آپ کے یہاں محفل میلاد مبارک میں ان کے حکم سے ہمارے استاذ المکرم حافظ محمد احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ اپنا منظوم کلام اور کلام سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پیش فرماتے سامعین اور خود قطب مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت مسرور ہوتے۔

اوصاف کاملہ

سب سے افضل واعلیٰ عالم دین ہونے کیلئے فقہاء کرام نے گیارہویں شرط یہ فرمائی ہے کہ جو عالم مال میں، مرتبہ میں اور لباس میں دیگر علماء کرام سے اعلیٰ درجہ ہو وہ سب سے افضل ہوگا کیونکہ ان صفات کی وجہ سے یعنی نیک بیوی مال کی کثرت مرتبہ کی بلندی اور لباس و پوشاک کی بہتری کی وجہ سے وہ عالم وقار رکھتا ہوگا اور پاک دامن ہوگا تو لوگ اسکی طرف مائل ہونگے اور ان سے اسلامی علوم وفنون حاصل کرنے میں رغبت کریں گے۔ الحمد للہ یہ دونوں شروط اور علامات بھی ہمارے استاذ محترم میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ قدرت نے حسب حاجات مال بھی عطا فرمایا تھا اور رعب وجلال وعزت بھی عطا فرمایا تھا اور تمام عمر الحمد للہ نہایت پاک صاف سفید نورانی لباس استعمال فرماتے تھے جس سے دین اسلام اور علماء کرام کا وقار بلند ہوتا۔ آپ کو دیکھ کر ملنے والے کے دل میں علماء کرام کا احترام اور قدر پیدا ہو جاتی۔ حاصل کلام یہ فقہاء کرام کی مقرر کردہ بارہ علامات وشرائط برائے افضلیت علماء کرام جو مقرر فرمائی تھیں وہ ساری کی ساری قدرت نے استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ میں جمع فرمائیں تھیں اور انہی صفات کی وجہ سے اپنے ہمعصر تمام علماء کرام میں آپ سب سے افضل شمار ہوتے تھے۔ آپ نے رب کریم جل جلالہ کی ان عطا کردہ صفات کو خدمت دین اسلام اور تائید مذہب اہل سنت وجماعت کیلئے استعمال فرمایا اور بقول امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام   للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

محبت رسول ﷺ

آخر میں چند عادات و اخلاق مبارکہ قبلہ استاذی المکرم بندہ مولوی محمد عبدالمنان یکجا کر کے محبین کیلئے بطور تحفہ پیش کرتے ہیں وہ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ کے اخلاق حسنہ کی چند جھلکیاں

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے　　اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حضور قبلہ استاذ العلماء عاشق مدینہ منورہ کی سیرت و عادت سے قبل ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔ دلائل الخیرات شریف جو کہ وظائف معمولات کی ایک معتبر اور حنفقہ کتاب ہے اس میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کسی نے پوچھا کہ میں کب پکا مومن ہوں گا آپ نے فرمایا اذا احبت اللہ جب تم اللہ سے محبت کرو گے اس شخص نے یارسول اللہ میں عرض کی یعنی اُحِبُّ اللّٰہ کہ میری اللہ سے محبت کی کیا نشانی ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا احبت رسولہ جب تم اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو گے۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ میری محبت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا علامت ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) اذا اتبعت طریقتہ (۲) واستعملت بسنتہ (۳) واحببت محبہ (۴) وابغضت بغضہ (۵) ووالیت بو لایتہ و عادیت بعداوتہ. کہ جب تم اپنے پیارے نبی پاک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو اپناؤ گے آپکی سنت مبارکہ پر عمل کرو گے اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت کی وجہ سے مومنین، صالحین، تابعین، صحابہ کرام، اہل بیت پاک طاہرین سے محبت کرو گے اور حضرت رسول خداوند کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے دشمنوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفرت و عداوت کی وجہ سے بغض و عداوت رکھو گے تب تم اذا احببت رسول اللہ کا مقام پاؤ گے۔ آگے حدیث پاک میں یہ ارشاد فرمایا کہ جتنی میرے ساتھ جسکی محبت زیادہ ہوگی اس مومن اور مسلمان کا ایمان زیادہ کامل ہوگا اور جسکا میرے ساتھ کفر و بغض زیادہ ہوگا وہ اپنے کفر و عناد میں دوسرے کافروں سے بدتر ہوگا۔ حدیث شریف کا آخری جملہ یہ ہے۔ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ. تین بار تاکیداً

فرمایا کہ جس مسلمان کلمہ گو کی حضرت رسول اللہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت نہ ہو اس کا ایمان بالکل نہیں ہے۔ وہ بے ایمان ہے۔ وہ مومن نہیں ہے۔ دلائل الخیرات کی شرح مطالع المسرات میں اسی مقام پر یہ تشریح موجود ہے۔ فرماتے ہیں من لا محبة له لا ایمان له فمحبه رکن الایمان لایثبت ایمان عبد و لا یقبل الا لمحبته صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت رسول اللہ جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کیلئے رکن ہے کسی بندے کا ایمان نہ ثابت رہ سکتا ہے نہ قبول کیا جاتا ہے بغیر محبتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم۔

بلکہ حضرت علامہ زُرقانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب زرقانی شریف میں فرماتے ہیں من لم یر ولایة الرسول فی جمیع احواله ولم یر نفسه فی ملکه لم یزق حلاوة سنته. فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان یہ عقیدہ اور پختہ عزم رکھے کہ میرے تمام احوال میں اللہ تعالٰی کے اذن سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مالک مولیٰ ہیں اور میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مملوک اور غلام ہوں جو حکم دیں میں قربان ہوں گا۔ اور جو مومن ایسا عقیدہ نہ رکھے وہ سنتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا مزہ نہ چکھے گا۔ سچ فرمایا امام اہل سنت مجدد دین وملت مولینا الشاہ احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ نے

ذکر رب چھیکے جب تک نہ مذکور ہو نمکیں حسن والا ہمارا نبی

یہ تو شریعت اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مقام تھا۔ اب ذرا دشمنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شریعت اسلام کا حکم ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف رحمتہ اللہ علیہ مکتوبات شریف ص ۲۱۳ ج ۱ مکتوب ۲۳۳ میں فرماتے ہیں۔ طریقہ حقہ اہل سنت و جماعت است کہ فرقہ ناجیہ اند درمیان سائر فرق اسلامیہ نجات بے متابعت ایں بزرگوراں محال است واگر معلوم شود کہ شمہ برابر دانہ خردل از صراط مستقیم این بزرگواراں جدا افتادہ است صحبت اوسم قاتل باید دانست ومجالست اوزہر افعی باید انگاشت طالباں بے باک از ہر فرقہ کہ باشند لصوص دین اند اجتناب از صحبت ایشاں نیز از ضروریات دین است۔ فرماتے ہیں مذہب حق اہل سنت و جماعت ہے اس مذہب کے علاوہ دیگر تمام فرقے والے دین کے چور ہیں۔ انکی صحبت ان سے قربت زہر قاتل اور زہر اژدہا ہے ان اعداءِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری اور نفرت کرنا بھی ضروریات دین میں سے ہے۔

حاصل کلام یہ کہ شریعت اسلام میں قرآن پاک وحدیث پاک کی رُو سے یا ایمان کی قبولیت اور کاملیت کیلئے شرط ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور آپکے محبین کے ساتھ محبت ہو اور جو بدنصیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھتے ہوں یا آپکے بے ادب و گستاخ ہوں ان کے ساتھ بغض و عداوت رکھنا ایک فرض اور ضروریات دین میں ہے۔ ایمان و اسلام کی قبولیت کی یہ دو مذکورہ باتیں حضور سیدنا استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ حضرت استاذ العلماء عاشق مدینہ منورہ کی زندگی کا حقیقی سرمایہ اور حقیقت عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ حقیقت بے حجاب روشن تر از آفتاب ہے کہ حضرت عاشق مدینہ منورہ حافظ محمد احسان الحق صاحب قدس سرہ کے دل و دماغ، قلب و جگر، ظاہر و باطن، سر سے لیکر پاؤں تک سارے اعضاء، رگ و پے، فکر و خیال، دین و ایمان، درس و تدریس، وعظ و تبلیغ سب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی حکمرانی تھی۔ ہر آن حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت ورد زبان رہتی، کوئی لمحہ ثنائے خواجہ دو سرا علیہ التحیۃ والثناء سے خالی نہ ہوتا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کی زندگی کا مقصد عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ تادم حیات ظاہری و باطنی زندگی میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری رہی۔ حضرت استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بے شمار اخلاق حسنہ کا مجموعہ تھی مگر سب سے زیادہ امتیازی وصف عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس کا اظہار صرف زبان پر ہی نہ ہوتا بلکہ آپ کا ہر رگ و ریشہ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور رہتا۔ جلوت و خلوت میں سب سے زیادہ جس امر کا اظہار ہوتا وہ عشق و محبت کی بات تھی۔ گویا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی روحانی غذا تھی۔

ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف محراب و منبر، جلسہ و جلوس تک ہی محدود نہ تھا بلکہ سفر و حضر میں ہر جگہ، ہر مقام پر اسکا مظاہرہ ہوتا۔ جن حضرات نے آپکی زیارت کی یا آپکی محفل میں ان کو بیٹھنا نصیب ہوا ہے ان کو اس بات کا یقین ہوتا تھا کہ آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کامل اور محبت کامل کا درجہ حاصل تھا۔ اسکے لئے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں تاہم آپ کی سیرت سے چند شواہد کا تذکرہ خیر و برکت کیلئے بندہ عرض کرتا ہے۔

حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

(۱) ہمارے ڈیرہ اسماعیل خان کے الحاج محمد اکرم خان کنڈی شہر پہاڑ پور سے حج شریف کیلئے جانے لگے چونکہ ان کی ہمارے استاذ نا المکرم حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ کے ساتھ خصوصی تعلق اور محبت تھی۔ مجھے حضرت استاذی المکرم نے ایک خط دیا بنام حضرت قطب مدینہ مولینا ضیاء الدین رحمۃ اللہ جو کہ خلیفہ تھے حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا خان کے اور انکا حضرت عاشق مدینہ منورہ کے ساتھ خصوصی محبت و تعلق تھا۔ بندہ نے وہ خط فیصل آباد سے ڈیرہ اسماعیل خاں الحاج محمد اکرم خان کنڈی کو پہنچا دیا کہ استاذ محترم کا یہ خط حضرت قطب مدینہ مولینا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دینا ہے۔ واپسی پر محمد اکرم خان صاحب نے بتایا کہ میں جب حضرت مولینا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مبارک حاضر ہوا اور قبلہ عاشق مدینہ منورہ کا مکتوب پیش کیا حضرت مولینا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور پوچھا کہ اکرم خان صاحب آپ صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور مولینا حافظ محمد احسان الحق صاحب پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تمہاری نسبت و تعلق کا کیا سبب ہے۔ الحاج محمد اکرم صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ہمارے شہر کے اور ہمارے وطن کے ہمارے عزیز و اقارب ان کے پاس فیصل آباد جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں جنکی بناء پر حضور عاشق مدینہ منورہ کئی بار ہمارے پاس ڈیرہ اسماعیل خان وعظ کیلئے تشریف لاتے رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت مولینا ضیاء الدین صاحب نے فرمایا کہ محمد اکرم خان سنو حضرت مولینا حافظ محمد احسان الحق صاحب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ قربت اور مقام حاصل ہے۔ اکرم خان صاحب بتاتے ہیں میرے دل پر ایسا اثر ہوا فوراً میں نے عرض کیا کہ حضور اگلے سال میں انکو حج شریف کیلئے لاؤں گا۔

چنانچہ محترم الحاج محمد اکرم خان حضور استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ کو حج شریف پر لے گئے۔ الحمد للہ بفرمان قطب مدینہ منورہ کہ عاشق مدینہ منورہ حافظ محمد احسان الحق کو دربار نبوی میں بلند مقام حاصل ہے۔ واقعی اہل سنت و جماعت کے احباب اس بات پر متفق ہیں اور اس وجہ سے آپ کا لقب مبارک عاشق مدینہ منورہ مشہور ہوا۔

نعت مصطفی ﷺ

استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب کے عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی بین دلیل تھی کہ جب آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے یا نعتیہ کلام سنتے یا پڑھتے تو آپ پر رقت طاری ہوتی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی آنکھوں سے آنسو گر کر داڑھی مبارک تر ہو جاتی اور عینک مبارک پر آنسوؤں کے قطرے موتی کی طرح چمکتے اور بقول حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت مولینا شاہ احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ:

مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے
آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا

حضرت علامہ صاحب زرقانی شریف اپنی کتاب زرقانی شریف میں لکھتے ہیں۔

(۱) و من علامات محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم تعظیمہ عند ذکرہ و اظہار الخضوع مع اسمہ (۲) ان یلتذ محبہ بذکرہ الشریف و یطرب عند سماعہ (۳) و کثرۃ شوقہ الی لقائہ (۴) و کثرت الذکر للمحبوب علی الدوام طریق۔ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامات میں سے یہ علامات ہیں کہ آپ کا ذکر شریف سنے والا تعظیم و ادب سے سنے اور آپ کا نام مبارک لیتے وقت نہایت عاجزی و محبت سے کام لے (۲) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف، نعت شریف سنتے وقت سننے والے کو لذت و مستی پیدا ہو (۳) اور آپکی زیارت اور ملاقات کا وہ مومن نہایت شوق و محبت رکھے (۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک اکثر طور پر کرتا رہے۔ یہ چاروں علامات عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضور قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ میں قدرت نے پیدا فرمائی تھیں۔ بقول حضرت جامی رحمتہ اللہ علیہ:

ہر دم وظیفہ کنعن نام محمد است
جامی ثنائے یار کند انشراح صدر

حضور علامہ قبلہ عاشق مدینہ منورہ جب کسی محفل ختم شریف فاتحہ شریف میں تشریف لے جاتے تو اختتام تلاوت پاک ضرور کسی سے درود تاج کا حکم فرماتے۔ آپ جب بھی جمعہ یا درس یا وعظ مبارک شروع فرماتے تو ابتداء میں بالخصوص کلام حضرت امام اہل سنت قبلہ اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں سے ضرور ایک نعت شریف پڑھتے۔ اور دل و جان کا رابطہ آقائے دو عالم جناب رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے۔

مدینہ منورہ میں قدرت نے پیدا فرمائی تھیں۔ بقول حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ

بود در جہاں ہر کسے را خیالے   مرا از ہمہ خوش خیالے محمد ﷺ

ذکرِ محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کوئی ضروری نہ تھا کہ آپ درس حدیث وغیرہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور میں محو ہوں بلکہ ہر علم وفن کی تدریس میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک بخوبی فرماتے۔ شرح جامی پڑھاتے وقت جب لفظ کے لغوی معنی کی وضاحت عربی محاورے کے مطابق سمجھا رہے تھے۔ کہ اکلت التمرة و لفظت النواة کہ لفظ کا معنی لغوی ہے پھینکنا کہ عرب لوگ کہتے ہیں کھائی میں نے کھجور اور پھینکی اس کی گٹھلی۔ تو حضور قبلہ عاشق مدینہ منورہ کثرة الذکر للمحبوب علی الدوام کا نقشہ بنا کر فرمایا کہ گٹھلی کو اس لئے پھینکا کہ وہ مدینہ منورہ سے نہیں آئی تھی اگر وہاں سے آتی تو اسکی گٹھلی کو نہایت ادب سے محفوظ مقام پر رکھتے۔ سچ فرمایا ہے من احب شیا اکثر من ذکرہ۔

ایک عاشق صادق کب گوارہ کرتا ہے کہ محبوب کا ذکر پوری توجہ سے نہ ہو یا کوئی محفل ذکرِ محبوب سے خالی ہو۔ حضور قبلہ استاذ العلماء عاشق مدینہ منورہ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں مسرور ہوتے کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد طلباء جب زیارت کیلئے جامع مسجد ہجویری جناح کالونی فیصل آباد حاضر ہوتے تو آپ چائے وغیرہ گھر سے منگواتے، ہم چائے پینے میں مصروف ہو جاتے اور قبلہ استاذ محترم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارک میں مشغول ہو جاتے ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہم بھی نعت سننے میں مست ہو جاتے۔ حتی کہ چائے خوب ٹھنڈی ہو جاتی تب پیتے۔ سبحان اللہ و بحمدہ

ایک سچے عاشق کی یہی پہچان ہے کہ ہر کام ہر بات میں ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملحوظ خاطر رہے

چوں کنم قصدِ سخن نام تو آید بر زبان   چوں کنم جاں کہ جز نام تو ہیچم یاد نیست

ایک دفعہ قبلہ استاذی المکرم عاشق مدینہ منورہ کے ساتھ بندہ مولوی محمد عبدالستار نے ایک جلسہ کیلئے میانوالی، ڈھنگ شریف اور وہاں سے ڈیرہ اسماعیل خان جانا تھا کراچی کے ایک شاہ صاحب

نے ڈیرہ اسماعیل میں جلسہ کا اہتمام فرمایا تھا۔ ان کی گاڑی میں جب ہم ڈھنگ شریف سے براستہ کندیاں چشمہ بیراج ہوتے ہوئے ڈیرہ اسماعیل خان جا رہے تھے گاڑی کے ڈرائیور نے دوران سفر قوالی مع ساز کی ریل ٹیپ میں ڈالی، جب آلات ساز بجنے لگے حضور قبلہ استاذی المکرم اور ہم دونوں پچھلی سیٹ میں سو رہے تھے اور شاہ صاحب اگلی سیٹ میں سوار تھے، قبلہ استاذی المکرم نے میرے کان میں آہستہ سے کہا۔ کہ مشربنا القادریہ میں نے ہنستے ہوئے شاہ صاحب سے کہا کہ مشربنا القادریہ جس پر شاہ صاحب نے ہنس کر فرمایا کہ سلسلہ قادریہ کے بادشاہ حضور قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم مولینا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بابت لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ نے قوالی مع ساز کے بارے فرمایا تھا۔ کہ نہ انکاری کنم نہ اقرار کنم تو آپ کیوں منع کرتے ہیں۔ قبلہ استاذ نے ہنس کر فرمایا کہ ہم کو نہ اقراری کنم میں شامل فرما دیں۔ درمیان میں ڈرائیور نے کہا کہ مجھے سخت نیند آ رہی ہے۔ جب ریل بند کریں گے تو میں گاڑی نہیں چلا سکوں گا لہٰذا تم ربھا دو اپنی زندگی کی کوئی نہایت خوشی نما اق و سرور والی کوئی کہانی سناؤ تا کہ میری نیند ختم ہو کیونکہ نہایت غم کی خبر سے یا نہایت خوشی کی خبر سے نیند ختم ہو جاتی۔ چنانچہ ریل بند فرماتے ہوئے شاہ صاحب نے اپنے بچپن کا واقعہ یوں سنایا کہ ہم نے تقریباً تیس چالیس لڑکوں نے سردیوں کی راتوں میں پروگرام بنایا اور ایک زمیندار کے کھیتوں سے اونٹ لا کر مسجد کے پاس باندھا ادھر کھیت میں واقع کھوں کی گھنوڑیوں کو مسجد کی پشت کی طرف سیڑھیاں بنا کر گئے رکھے اور اونٹ کو مار مار کر مسجد کی چھت پر کو چڑھا لیا اور پھر سارے گئے واپس اپنی جگہ رکھے۔ صبح کو جب اندھیرے میں مسجد کے مؤذن مسجد سے باہر اذان دینے لگے اونٹ مسجد کی چھت پر ظاہر ہو گیا۔ مؤذن نے جب اونٹ کو دیکھا تو ڈر کر اذان کو درمیان میں چھوڑا اور گھر کی طرف بھاگنے لگے اور شور مچانے لگے کہ لوگو! مسجد کے اوپر جن چڑھا ہے۔ چنانچہ سارے گاؤں والے حیرانگی اور خوف سے دور دور مسجد کو دیکھنے لگے یہ واقعہ سنا کر ڈرائیور اور شاہ صاحب اور بندہ نے خوب قہقہے لگائے حتی کہ ڈرائیور نے گاڑی روکی لیکن استاذ محترم نے معمولی سا تبسم فرمایا ادھر شاہ صاحب نے فرمایا مولینا اب آپکی باری ہے چنانچہ قبلہ استاذ محترم نے فوز الکلام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ شروع فرمایا۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

بس کیا تھا قبلہ عاشق مدینہ منورہ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑیاں تھیں اور ہماری گاڑی ہمیں ای آئی خان کی طرف لے جارہی تھی اور ہمارے ارواح ودل مدینہ منورہ میں حاضر تھے۔

محترم شاہ صاحب مذکور اور ڈرائیور بجائے لہو ولعب کے تصور جاناں میں ڈوب گئے یہی محبت صادق اور عشق کامل کا تقاضا ہوا کرتا ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ

جسکی ہر ہر ادا سنتِ مصطفےٰ　　ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

ہمارے استاذنا المکرم قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ کو عشق ومحبت میں یہ مقام حاصل تھا ایک موقعہ پر جب کہ استاذنا المکرم حج پر بحری جہاز کے ذریعہ جارہے تھے چونکہ سات آٹھ روز جہاز نے سمندر میں سفر کرنا تھا عملہ جہاز نے نماز کیلئے مسجد میں انتظام کیا تھا۔ بحری جہاز کے مسجد میں جو امام مقرر تھے وہ نجدی وھابی دیوبندی ذہن کے تھے نماز کے بعد اکثر اوقات اولیاء کرام اصحاب قبور کے برکات اور زیارات کے خلاف تقریریں کرتا چنانچہ استاذنا المکرم عاشق مدینہ منورہ نے اپنے کمرہ و نشست گاہ میں احباب اہل سنت کیلئے نماز اور جماعت کا انتظام فرمایا اور نماز کے بعد حرمین شریفین کے فضائل اور برکات مدینہ منورہ اور زیارات مقدسہ اور برکات اہل قبور اور برکات شہداء کرام قبلہ استاذنا المکرم نے بیان فرمانا شروع فرمایا۔ چنانچہ تمام بحری جہاز کے مسافروں اور زائرین مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور آپ کے مبارک بیان کیلئے آنے لگے اس اختلاف پر جہاز کے کپتان نے فریقین کو بلایا اور بیانات سے احباب اہل سنت نے کہا کہ ہم مسافر زائرین حرمین طیبین، زیارات و برکات، انبیاء کرام، اولیاء کرام، صحابہ کرام و تبرکات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے گھروں سے نکلے ہیں اور جہاز میں مقرر مسجد کے امام ہمارے دلوں کو مجروح کر کے شرک و بدعت کے فتوی لگاتے ہیں جسکی بناء پر ہم احباب اہل سنت نے الگ انتظام کیا چنانچہ افسران نے ہمیں الگ مقام پر اپنے مذہب کے مطابق عبادات کی ادائیگی کی اجازت فرمائی۔ واقعی حضرت علامہ اقبال نے صحیح فرمایا ہے

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان　　قہاری و غفاری و قدوسی و جبروتی

مذکورہ بالا واقعہ سے یہ سبق ہمیں ملتا ہے کہ اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت تمام امور سے اہم اور ضروری ہے اور حتی الامکان باطل لوگوں سے دوری اور اجتناب اختیار کرنی چاہیے بقول علامہ

اقبال علیہ الرحمہ

یہ زائران حریم مغرب ہزار رہبر ہیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں

ایک دفعہ بندہ محمد عبدالمنان حضور قبلہ استاذ العلماء کے ساتھ گاڑی کے ذریعہ سرگودھا جارہے تھے راستے میں قبلہ استاذی المکرم نے فرمایا کہ مالٹے کو دل چاہتا ہے خریدیں گے چنانچہ چنیوٹ سے گاڑی اگلے اسٹیشن رکی، مالٹے بیچنے والے گاڑی میں آئے، میں نے قبلہ استاذ المکرم سے کہا حضور یہ ہیں مالٹے۔ لیکن جب میں نے استاذ محترم کے چہرے کی طرف دیکھا نہایت غمگین اور پریشان پورے بدن پر اظہار حزن وملال اور مکمل خاموشی طاری آنکھوں کو بند کیا ہوا ہے۔ میں حیران ہوا کہ کیا معاملہ پیش ہوا جب تک گاڑی رکی رہی قبلہ استاذ محترم نے کوئی بات چیت نہ کی نہ مالٹے خریدے جب گاڑی روانہ ہوئی اور اگلا اسٹیشن آیا تب استاذ محترم کا چہرہ خوشی سے مسکرا اٹھا اور ساری پریشانی دور ہوگئی۔ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ پہلا اسٹیشن جو تھا وہ ربوہ مرزائیوں کا شہر تھا ان کی گستاخیوں، انکار نبوت کی وجہ سے حتی الامکان ہم نے البغض فی اللہ پر عمل کیا۔ اللہ اکبر۔ اور یہی عمل سنت مبارکہ بھی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قوم کی سرزمین سے جلدی اور نفرت سے گزرے ہیں۔ اور وادی محسر سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تیزی، نفرت سے گزرے ہیں کیونکہ ابرہہ کا فرار اور لشکر مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کیلئے ٹھہرے تھے۔

سچ فرمایا حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے:

بشوا ے برادر ازاں دوست دست
کہ بادشمنانت بود ہم نشست

حاصل کلام یہ کہ استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ بفضل خداوند کریم ایک سچے عاشق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ نے اپنے مریدین تلامذہ کو یہی سبق دیا کہ

در دل مسلم مقام مصطفےٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفےٰ

انشاءاللہ اسی عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت آپ اور آپ کے وسیلہ سے ہم کو کل میدان محشر میں قرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوگا اور اسی نعت کی طرف حضور قبلہ امام اہل سنت

مجدد دین وملت مولینا شاہ احمد رضا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اشارہ فرمارہے ہیں۔

پیشے ہیں کہ محشر میں صرف اُنکی رسائی ہے ... گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے
اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے ... جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاھد ... ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے
مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ ... صرف ان کی رسائی ہے صرف اُنکی رسائی ہے

عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زرِ بے بہا قیمتی خزانہ ہے کہ ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو مقام قرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور افضل بعد الانبیاء کرام والا مرتبہ ملا وہ اسی عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ملا۔ خداوند کریم ہمیں بھی یہ دولت میسر فرمائے اور بقول امام اہل سنت قبلہ اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ

یا الٰہی جب رضؔا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفےٰ کا ساتھ ہو

عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ایک مسلمان میں تمام شریعت اسلام پر عمل کرنے کیلئے ایک قوت وشجاعت پیدا ہو جاتی ہے جسکی طاقت سے نفس وشیطان کو مسلمان مغلوب کر لیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری تابعین سے لیکر سلف صالحین تک کا جذبہ تبلیغ وجہاد واجتہادات اولیاء عارفین کی ریاضتوں اور محاسبات نفس کا مرکز عشق رسول ہی تھا۔ برصغیر اور عالم اسلام میں مسلمانوں کا ہزار سالہ اقتدار عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت تھا اور آج بھی اُنکی برتری کا راز اسی مرکز سے وابستہ ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ارشاد خداوندی ہے
وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ اور کمان کی دولت بحکم حدیث پاک لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ کہ عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

تمام محبتوں پر جب غالب ہوگی تب ہم مومن بن کر دنیا جہاں پر برتری حاصل کریں گے اور عمل مومن ہو کر شریعت اسلام پر عمل کر سکیں گے۔

حضور قبلہ استاذ المکرم عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت تمام اعمال شریعت کے عمل پابند تھے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

رحم و کرم

شریعت اسلام میں ایک مومن کامل کے اوصاف میں یہ عمل ضروری ہوتا ہے کہ وہ دیگر مومنوں پر مہربان اور رحم دل ہو۔ استاذ نا المکرم حضور قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ دیگر تمام علماء کرام سے طلبہ کرام پر متعلقین پر احباب اہل سنت و جماعت پر بے حد مہربان مشفق تھے جب ہم بچپن میں 1970ء میں گوجرانوالہ حاضر ہوئے مجھے میری والدہ صاحبہ نے ایک نیا بستر دیا اس میں ہم نے اپنا سامان بھی باندھا لیکن جب گوجرانوالہ پہنچے تو میرا بستر بس کی چھت پر موجود نہ تھا یا گر گیا تھا یا بس کے عملے نے چرا لیا تھا۔ مدرسے پہنچ کر بہت غمگین اور پریشان ہوا تقریباً تیرہ سال عمر تھی۔ جیب میں صرف 3 روپیہ موجود تھے۔ ادھر سردیوں کا موسم تھا بڑی تکلیف سے چند راتیں گزاریں۔ مدرسہ کے مہتمم جناب بابا عبداللہ صاحب سے بستر کے بارے کہا۔ انہوں نے سختی سے انکار کیا کہ ہم صرف تعلیم و خورد و نوش کا انتظام کریں گے۔ ان کے انکار کے بعد بندہ نے حضور قبلہ استاذ نا المکرم حافظ محمد احسان الحق صاحب کی خدمت میں عرض کیا انہوں نے سوم چھت پر بلایا اور ایک کمرے میں داخل کیا چنانچہ وہاں ایک کونے میں صاف و شفاف بستروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا فرمایا بیٹا لو جو بستر آپ کو پسند ہو چنانچہ میں سوچنے لگا آخر حیاء نے مجبور کیا سب سے نیچے ایک ذرا پرانا سا بستر تھا اسکو پسند کیا۔ اللہ اکبر قبلہ استاذ محترم کے خوشی سے آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا مبارک ہو یہ میری والدہ صاحبہ کا بستر ہے لو یہ تمہارا ہو گیا تو اب ان کو صدقہ جاریہ کے رنگ میں پہنچے گا کیا ہی خوب فرمایا ہے امام اہل سنت قبلہ اعلیٰحضرت صاحب علیہ الرحمہ نے

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

انہی شفقتوں کا ثمرہ ہے اور اسی تربیت کی برکت ہے کہ آج ہم سے پورے تین اضلاع کے غریب دینی طلبہ کرام سیراب ہو رہے ہیں۔ ان سب کا ثواب حضور استاذنا المکرم عاشق مدینہ منورہ کے والدین کی مبارک ارواح کو پہنچے گا اور اسی نعمت کی طرف حدیث مبارک میں اشارہ موجود ہے۔ اذا مات الانسان انقطع عملہ الامن ثلثۃ الامن صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعولہ۔ حضور قبلہ استاذ المکرم کے نامہ اعمال میں الحمد للہ تینوں اعمال کا ثواب ڈھیروں ڈھیر بفضلِ خداوند کریم کل قیامت کے دن موجود ہوگا۔ ذالک الفضل بید اللہ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

قبلہ استاذنا المکرم کے رحم کے بارے میں ایک اور واقعہ بھی ہے اپنے دلوں اور ایمان کو تازہ کر لیتے ہیں۔

ایک دفعہ بندہ استاذ محترم کے ساتھ ڈیرہ اسماعیل خان میں مولینا عزیز الرحمن خطیب جوگہ مسجد کے ہاں جلسہ پر گیا تھا رات مولینا صاحب نے ہمیں دونوں کو ایسے کمرے میں سلایا جسکی ابھی کھڑکیاں نہیں لگی تھیں اور ایک معمولی سا بستر قبلہ استاذ محترم کو بچھایا اور مجھے ایک معمولی سا کمبل دیا ادھر سردی کا خوب موسم تھا رات جب سونے لگے ادھر نیند نے حملہ کیا ادھر سردی نے بدن کو ستایا، رات میں بے اختیار ہائے ہائے کرنے لگا۔ چنانچہ استاذ محترم میرے غم کی وجہ سے غمگین ہوئے اور اپنے سے نیچے والا بستر مجھے دیا اور یوں ہم پر عنایت و شفقت فرمائی۔ صبح ہونے پر حضور قبلہ استاذ المکرم نے مولینا عزیز الرحمن اور دیگر انتظامیہ احباب اہل سنت ڈیرہ اسماعیل کو رات کا میرے ساتھ گزرا واقعہ بتایا اور ان کو نہایت سختی کے ساتھ تنبیہ کی کہ دیکھو مہمان کی عزت و خدمت کیلئے شریعت میں کتنی زیادہ تاکید ہے اور فرمایا کہ اتنے پختہ مکانات کے باوجود آپ گھر میں ضرور تین چار بستر ے زائد تیار کریں۔

قبلہ استاذ محترم عاشق مدینہ منورہ کے رحم و بخشش و کرم پر ایک تیسرا واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں

ایک دفعہ سال کے بعد ہم دو طلباء ملک نیاز اور میں جب گھر جانے لگے کرایہ کی کمی تھی۔ لائل پور فیصل آباد سے ڈیرہ اسماعیل خان تین روپیہ کرایہ تھا (اب 270 دو سو ستر روپیہ ہے) دل میں سوچا کیا کریں گے ہم دونوں ساتھیوں نے سوچا کہ اپنے تمام اساتذہ کرام کی ملاقات رخصت کے بہانے کیلئے چلتے ہیں ہوسکتا ہے کوئی استاذ ہم غریب طالب علموں پٹھانوں پر رحم کرے اور اپنی خدائیداد مال و دولت سے ہم پر سخاوت کرم کرے لیکن کہیں سے نہ بنی۔ جب ہم دونوں ہجویری مسجد حاضر ہوئے، پرانی کچی مسجد تھی قبلہ استاذ محترم عصر کے بعد مسجد میں تشریف فرماتے اس وقت دارالعلوم امینیہ رضویہ پڑھاتے تھے۔ جب ہم ان سے ملے پوچھا کیسے آئے ہو ہم نے عرض کیا حضور وطن جا رہے ہیں۔ بہت خوش ہوئے، دروازے تک ساتھ تشریف لائے اور خوب دینی تعلیم کے حصول کی داد دی اور جلدی واپس آنے کی تاکید کی، رخصتی کے وقت پانچ روپیہ نقدی بھی عطا فرمادی بس پھر کیا ہوا ہماری عید ہوگئی۔ تانگہ میں مسکراتے ہوئے ہجویری مسجد سے ٹرک اڈہ پہنچے، ٹرک والے خوش نصیب پٹھان بھائی مفت ضلع کی مروت تک لے گئے اور قبلہ استاذ محترم کی دی ہوئی نقدی مبارک سے اپنے والدین بھائیوں، بہنوں کے لئے مٹھائی وغیرہ خریدی۔

خدا رحمت کند برایں پاک طینت را۔ کیا ہی خوب فرمایا علامہ عبدالرحمان بابا نے

خدایا د شوہ صد ختکلی ختکلی خلق
چہ پاسن پہ خاطر تین تختکے خلق
مگر خدا ے وہ ظلتو سرو نشی
زڑہ وی ے صد تکلی تکلی خلق

فرماتے ہیں الٰہی وہ حسین و جمیل اور رحم دل ترس ناک لوگ کہاں چلے گئے۔ آگے فرماتے ہیں کہ ان موجودہ لوگوں کے ساتھ مجھے بیٹھنے کا مزہ نہیں آتا

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا ہی خوب کہا

سخاوت بود کار صاحب دلاں — سخاوت بود پیشۂ مقبلاں
مشو ناتواں از سخاوت بدی — کہ گوئے بہی از سخاوت بری

بلکہ مجھے تو گزرے ہوئے پاکیزہ لوگ رلاتے ہیں جو اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے ہیں۔

واقعی قبلہ استاذ العلماء، حافظ محمد احسان الحق صاحب اور آپ جیسی دیگر مبارک ہستیاں کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہمیں اب نظر نہیں آئے اور فیصل آباد کے در و دیوار وہاں کے مدارس مساجد خانقاہوں میں ان جیسی مشفق و مہربان ہستیاں میسر نہیں ہوتی ہیں۔

تھی کبھی تیری روانی موج دریا کی طرح
آج وہ چشمہ ہے جس میں نام کو پانی نہیں
آتا ہے یاد مجھکو گزرا ہوا زمانہ
وہ باغ کی بہاریں پھولوں کا مسکرانہ

قبلہ استاذ محترم حافظ محمد احسان الحق صاحب اور آپ جیسے دیگر اساتذہ کرام علماء کرام کے اخلاق حسنہ کی وجہ سے مذہب اہل سنت و جماعت ترقی و بلندی کی طرف جا رہا تھا اور آپ کی خصوصی شفقت و کرم کی وجہ سے تقریباً 2 درجن سے زیادہ ہم غریب پس ماندہ علاقے کے رہنے والوں پٹھان خاندانوں کے بچے فیصل آباد جامعہ امینیہ، جامعہ رضویہ، جامعہ قادریہ سے دینی علوم حاصل کر کے اپنے اپنے علاقوں میں تدریس امامت خطابت و فتوی نویسی کر کے خدمت اسلام کر رہے ہیں۔ موجودہ اہل سنت و جماعت کی علمی دنیا اور علماء و مدرسین و منتظمین کو اپنے اسلاف کی طرح درد و سوز عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ مجھے خود استاذ الاساتذہ جناب حافظ نذر حسین صاحب غزنوی نے اپنا ذاتی واقعہ بتایا تھا کہ جامعہ رضویہ میں جب میں مدرس مقرر ہوا حضور قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ حیات تھے میرے کپڑے چونکہ ناقص اور پرانے تھے چنانچہ قبلہ شیخ الحدیث صاحب نے مجھے تنہائی میں بلا کر خود دو نئے جوڑے کپڑے عطا کئے اور فرمایا حافظ صاحب صاف کپڑے پہنیں سنت مبارک ہے اور ساتھ ساتھ تاکید کی کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے یہ راز کسی دوسرے مدرس یا رکن مدرسہ حضرت مولنا عبدالقادر شہید صاحب وغیرہ علماء کو نہیں بتانا۔ اللہ اکبر، وہ حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کردہ انوار حضور سیدنا استاذ العلماء قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ میں بعینہ موجود تھے۔ ہم اہل سنت پہ لازم ہے کہ ان مبارک ہستیوں کے بارے یوں دعائیں مانگیں کہ خداوند کریم ان کو اور اہل سنت کی طرف سے ہزار ہزار بدلے عطا فرمائے اور خداوند کریم اپنے ہاں

صالحین ومقربین میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے آمین۔

مراد | ما | نصیحت | بود | رحیم
حوالت | با | خدا | کردیم | رحیم

عدلِ کامل

شریعتِ اسلام میں ایک مومن کامل کیلئے یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ وہ صفت عدل اختیار کرے۔ الحمد للہ ہمارے استاذ محترم مقبلہ حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ میں صفت عدل بھی بدرجہ اتم تھی۔ چونکہ استاذ محترم جہاں بھی مدرسہ ومسجد میں مقرر ہو جاتے آپ کا مقام صدر المدرسین صدر العلماء مقرر ہوتا۔ تمام انتظامی امور کے جھگڑے تنازعات آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش ہو جاتے آپ بلا زور عایت بیان سن کر عدل سے حق فیصلہ فرماتے۔ ایک دفعہ جب ہم دار العلوم امینیہ رضویہ محلہ محمد پورہ فیصل آباد آپ کے پاس پڑھتے تھے کسی بات پر ہم 2 دو ساتھیوں فلک نیاز و بندہ اور مقابل آزاد کشمیر کے طلبہ کرام کا جھگڑا ہوا وہ تقریباً 10 دس طالب علم تھے ہم دو تھے مار پیٹ شروع ہو گئی اس وقت دار العلوم امینیہ کے صرف چار کمرے تھے، چھوٹا سا صحن تھا چنانچہ صحن مدرسہ میں ہم دونوں کو نیچے گرایا اور مل کر آزاد کشمیر کے ساتھیوں نے ہم دونوں کو خوب مکوں لاتوں سے مارا۔ مجھے میرے ساتھی فلک نیاز نے کہا کہ میرے پاس چاقو ہے میں اسکو نکالتا ہوں اور جان بچاتے ہیں میں نے کہا نہیں معاملہ اساتذہ کرام کو پہنچے گا اور ہمیں نقصان ہوگا لیکن ساتھی نہ مانا اس نے چھوٹا سا معمولی چاقو جب نکالا تو اوپر سارے طالب علم بھاگنے لگے اور ہمیں خالی میدان میں چھوڑا، ہم اپنے کمرے میں داخل ہوئے اتنے میں کسی نے اچانک دروازہ بند کیا اب ہم اندر ہو دار العلوم باہر۔ چنانچہ جب قبلہ استاذ نا المکرم مدرسہ تشریف لائے انہوں نے دروازہ کھولا، اندر تشریف لائے، فوراً چاقو کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ہمیں سارے طلبہ کرام کو مسجد گلزار مدینہ لے گئے۔ یہاں نے ہمیں فرمایا کہ چاقو آلۂ قتل ہے تم نے **مفضی الی القتل** والا جرم کیا اور اس دن ہمیں خوب سزا دی جسکی برکت سے اس دن کے بعد آج تک کسی سے لڑائی جھگڑا، ہاتھا پائی نہیں کی ہے اور دیگر طالب علموں کا ان پر ایک دم حملہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا تم ان سے معافی مانگو اور یوں **اعدلوا ھو اقرب للتقوی** کے مطابق مکمل صلح اور تصفیہ ہمارے درمیان فرمایا۔ اسی طرح ایک واقعہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار میں پیش آیا۔ مجھے ایک بڑی کلاس کے طالب روزانہ

حرفا خان بابا خان بابا تو خوچے خو بے وغیرہ سے تنگ کرتا تھا ایک دن میں نے ان کو جواب دیا پنجابی بابا۔ پنجابی بابا جس پر وہ غصہ ہوا اور میرے ان کے درمیان لڑائی ہوئی، معاملہ استاذ محترم حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچا۔ آپ نے بیانات سنے تو فیصلہ یوں کیا پہلے مجھے کہا کہ دیکھو عبد المنان تم نے پنجابی بابا جملے سے اپنے اساتذہ کرام کا پاس ولحاظ نہ کیا بلکہ حضرت قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کا لحاظ نہ کیا اور پنجابی الفاظ کو نفرت وحقارت سے بولا ہے جس پر میں نے معافی مانگی۔ اور پھر اس دوسرے طالب کو ڈانٹا کہ تم جو حقارت سے خان بابا پٹھانی کے الفاظ بولتے ہو یہ تمہاری غلطی ہے۔ حضور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ، حضور امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اسی طرح بے شمار اولیاء کرام پٹھان گزرے ہیں، لہٰذا حقارت سے نسبت پٹھان یا خان بابا کے الفاظ نہ کہو۔ چنانچہ اس نے بھی معافی مانگی۔ اللہ اکبر قبلہ استاذ محترم نے فرمایا کہ ایمان و اسلام کے بعد قرآن کعبہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے کے بعد کوئی قوم دوسری قوم کو حقارت سے نہ دیکھے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ کیا ہی خوب فرمایا ہے حضرت شیخ سعدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے

زنا تیم عدل است آرام ملک   کہ از عدل حاصل شود کام ملک
جہاں راہا انصاف آباد دار   دل اہل انصاف راشاد دار

استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ ایک متقی اور پرہیزگار، تہجد گزار شخصیت تھے اور پنجگانہ نماز جماعت کے ساتھ ادا فرماتے تھے مسجد میں سب سے پہلے تشریف لاتے اور مصلے کے قریب اول صف میں قبلہ رو بیٹھتے اور ذکر واذکار درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتے۔ نمازوں کیلئے تمام طلبہ کرام و متعلقین کو خود بیدار فرماتے۔ صبح نماز کے بعد باقاعدہ قرآن و حدیث کا درس دیتے۔ آپ کے معمولات یا وعظ کسی امیر وفقیر یا کسی اعلیٰ وادنیٰ کی رضامندی کیلئے مختصر یا طویل نہ ہوتا بلکہ رضائے الٰہی کی خاطر خوب خوب وضاحت واطمینان سے درس دیتے۔ آپ کی ذات اغراض دنیاوی سے پاک تھی۔ آپ نے کبھی بھی کسی کے جلسہ ومحافل میں جا کر شرطیہ اجرت نہ مانگی بلکہ بخوشی اصحاب اہل سنت جو خدمت فرماتے آپ قبول فرماتے اور دعائیں دیتے۔

اپنے ہم عصر علماء کرام میں سے اگر کوئی علمی بات میں حق ظاہر فرماتے تو استاذ محترم بخوشی

قبول فرماتے۔ ایک دفعہ فیصل آباد میں یہ مسئلہ علماء کے درمیان اٹھا کہ شلوار یا چادر ٹخنوں سے دراز کرنا مکروہ تحریمی ہے تقریباً تمام علماء کرام اسی طرف مائل تھے لیکن بحر العلوم حضرت استاذی المکرم جناب مفتی افضل حسین صاحب نے فتویٰ دیا کہ مکروہ تنزیہی ہے۔ آپ نے ان کے دلائل دیکھ کر یہی فرمایا کہ تحریمی نہیں ہے تنزیہی ہے۔ (۲) ایک دفعہ قبلہ استاذی المکرم پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے تھے الحاج محمد اکرم خان صاحب کنڈی نے رات کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ خوب سردی تھی سب اہل محفل کو بھوک لگی تھی۔ خان صاحب نے خوب پر تکلف کئی قسم کے کھانے تیار کئے تھے۔ جب کھانا شروع کرنے لگے اتنے میں میرے والد محترم فیض اللہ آئے اور تمام اہل محفل اور علماء کرام سے کہا کہ فارسی کا ایک شعر ہے اس کا مطلب سمجھا دو۔ یاد رہے میرے والد محترم اپنے علاقے کے اولیاء کرام، مشائخ عظام سے اٹھتے بیٹھتے تھے ان کے اخلاق ملفوظات وغیرہ یاد کئے تھے۔ ان کو ہنسانے کیلئے خوش طبعیاں فرماتے تھے۔ چنانچہ والد صاحب نے یہ شعر پڑھا۔

اندرون از طعام خالی دار
تا درون نور معرفت بینی

یہ شعر سنا کر صاحب خانہ الحاج محمد اکرم خان صاحب نے پشتو زبان میں میرے والد صاحب کو ڈانٹا کہ یہ مہمان کیا کہیں گے کہ بوقت کھانے کے تمہیں یہ شعر یاد آیا لیکن جب استاذ محترم جلسہ گاہ پہنچے اور خوب شاندار تقریر سنائی اور اہل مجمع اور سامعین کی آنکھوں اور دلوں کو ٹھنڈا کیا واپسی پر حضرت قبلہ استاذنا المکرم نے مجھے کہا کہ آپ کے والد صاحب کے رات والے فارسی شعر نے تقریر میں بہت امداد دی۔ اگر مذکورہ بالا شعر نہ پڑھتے اور ہم خوب پیٹ بھر کر کھانا کھاتے اور دس گھنٹہ کا سفر اور اسکی تھکاوٹ ہوتی تو جسم و دل مرجھایا ہوتا اور نیند و غفلت طاری ہو جاتی بجائے ناراضگی کے قبلہ استاذ محترم نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ کیا ہی خوب کہا ہے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے

بجز من آں کس نکو خواہ تست
کہ گوید فلاں خار در راہ تست
چہ خوش گفت یک روز دارو فروش
شفا بایدت داروئے تلخ نوش

مدینہ منورہ

حضور قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب کی مجلس مبارک میں اکثر مدینہ منورہ اور وہاں کے آثار و برکات کا ذکر ہوتا تھا۔ آپ اکثر مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کی زیارت مقدس کی دعائیں مانگتے رہتے اور اکثر طور پر یہ شعر مبارک پڑھتے۔

کبھی گردِ کعبہ کبھی پیشِ روضہ
میں قربان مکہ نثار مدینہ
مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

اور جیسا کہ نجد کے علاوہ کا سارا عشق قیس بن ملوح کو ملا باقی سارا نجد عشق سے خشک رہا اور قیس لیلی کی صورت پر عاشق ہو کر اپنے آپ کو عشق و محبت میں دیوانہ بنا کر لوگوں میں عرب کے قبائل میں مجنوں مشہور ہو گئے۔ قیس نے لوگوں کے اس طعنے کا یوں جواب دیا

امر علی الدیار دیار لیلی
اقبل ذا الجدار و ذالجدار
و ما حب الدیار شغفن قلبی
ولکن حب من سکن الدیار

ایک دفعہ حضور قبلہ استاذ العلماء حج شریف سے تشریف لائے آپ نے ایک محفل میں واقعہ سنایا کہ سبز گنبد کے پاس آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بطور شفاعت استغاثے کے اشعار پڑھ رہا تھا۔

بکار خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ

ان دنوں میں شاہ فیصل نے مدینہ منورہ یونیورسٹی کے طالبان کو حکم دیا تھا کہ مدینہ منورہ میں زائرین کو معمولات اہل سنت سے روکیں اور نجدیانہ تحریک کو ترقی دیں۔ قبلہ استاذ محترم نے فرمایا کہ مذکورہ بالا قبلہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نعت مبارک پڑھتے وقت میرے پاس بھی دو طالبان آئے اور

انہوں نے سختی سے روکا اور کہا الاستعانۃ من غیر اللہ شرک میں نے فوراً ان سے کہا اُدعوا دعاء صلوۃ الاستسقاء انہوں نے پڑھا اللّٰھم اسقنا غیثا مغیثا نافعا غیر ضار میں نے کہا اے طالبان مدینہ یونیورسٹی جب بارش غیر ذی عقل غوث فریادرس بن سکتی ہے اور شرک نہیں تو حبیب رب العالمین، رحمۃ اللعالمین بھی غوث و مددگار باذن اللہ بن سکتے ہیں۔ اس پر وہ دو نجدی نوجوان طالبان خاموش ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہاں قبر کے پاس کیوں بیٹھے ہو اور یہاں کی جالیوں روضہ شریف کو تم لوگ کیوں چومتے ہو تو قبلہ استاذ محترم نے فرمایا کہ میں نے مذکورہ بالا اشعار مجنوں القیس کے سنائے کہ عرب کے لوگوں نے جب مجنوں کو قافلہ لیلیٰ کے نقوش قدم نقوشی خیمہ جات و جائے سکونت کو چومتے ہوئے دیکھا تو لوگوں نے کہا اے مجنوں یہ کیا کرتے ہو تو مجنوں نے وہاں کے قبائل کو کہا کہ مٹی ڈھیلوں کے مکانات حقیقی دل کی شغل و مشغلہ نہیں ہے لیکن صورۃ یہ کام اس لئے کرتا ہوں اور ان در و دیوار سے محبت اس لئے رکھتا ہوں کہ یہاں میری محبوبہ لیلیٰ نے سکونت اختیار کی تھی اسی محبت میں میں نقوش یار کو بوسے دیتا رہتا ہوں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ ہم زائرین مدینہ منورہ کے در و دیوار سے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے محبت کرتے ہیں اور بوسے دیتے رہتے ہیں۔

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل الاصول حاضری اس پاک در کی ہے

ہمعصر علماء و مشائخ سے محبت

حضور قبلہ استاذ العلماء، حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ میں ایک عظیم خلق حسن اور مبارک عادت موجود تھی کہ تمام بزرگان دین، اولیاء کرام، ائمہ کرام سے محبت فرماتے اور اپنے ہمعصر مشائخ کرام، علماء کرام سے کسی کی ہجو یا غیبت نہ فرماتے بلکہ ان کی نیک عادات کا ذکر بھی ہمیں سناتے۔ ایک دفعہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں حضور سیدنا علامہ سعید احمد صاحب کاظمی صاحب تشریف لائے تھے استاذ العلماء قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب نے ھدایہ شریف کا نسخہ اٹھایا اور حضور قبلہ کاظمی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند مقامات کی انغلاق و اشکالات کو حضور قبلہ کاظمی صاحب کی زبان مبارک کے ذریعہ فرمایا۔ الحکمۃ ضالۃ المومن کا مبارک نظارہ تھا کہ قمرین کی طرح دو سنی حنفی علماء مذہب حنفیہ کی تحقیق و تشریح میں ہمہ تن معروف تھے۔

مذکورہ بالا عظیم کرتمام اکابرین کا قبلہ استاذ محترم ذکر خیر فرماتے۔ ایک دفعہ بندہ حضرت غوث اعظم پاکستان کے دربار شریف کے سلام کیلئے حاضر ہوا زیارت سے فارغ ہوکر جب جامعہ رضویہ پڑھنے جانے لگا تو دیکھا دربار سے باہر ایک سفید پوش باریش بزرگ کھڑے ہیں اور رو رہے ہیں۔ میں قریب گیا سلام کر کے ان سے نہایت ادب سے پوچھا باباجی کیوں رو رہے ہو فرمایا کہ بیٹا!! ابھی ابھی خبر سنی ہے کہ آستانہ عالیہ چشتیہ تونسہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کے سجادہ نشین ولی کامل حضور سیدنا خواجہ خان محمد تونسوی دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اور وہ میرے پیروں کے پیر سیال شریف کے مرشد پاک تھے۔ اس نے دل پر یہ رقت طاری کی ہے اور بے اختیار رونا شروع ہو گیا۔ باباجی کی بات سن مجھے بلا اختیار رونا شروع ہوا اور روتے روتے آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ قبلہ استاذ محترم کے کمرہ تدریس میں داخل ہوا اس وقت دفتر میں مہتمم حضور قبلہ پیر طریقت جناب قاضی فضل رسول صاحب بیٹھے تھے۔ جب استاذ محترم نے مجھے دیکھا فرمایا بیٹا کیوں رو رہے ہو میں نے سارا قصہ سنایا جس پر قبلہ استاذ محترم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا رونے کی بجائے ان کی روح مبارک کیلئے تلاوت قرآن مجید ان کو ایصال ثواب کرو۔ پھر ایک واقعہ حج کا سنایا کہ ایک سال دوران حج میں عرفات پر چڑھ رہا تھا اور آپ کے مرشد تونسہ شریف کے سجادہ نشین خواجہ خان محمد تونسوی عرفات سے اتر رہے تھے آپ کے ساتھ فیصل آباد کے مریدین تھے انھوں نے میرا تعارف کرایا۔ فوراً خواجہ صاحب نے مدینہ منورہ کی رہائش کا پتہ دیا کہ حج کے بعد جب آپ مدینہ منورہ حاضر ہوں تو ضرور مجھ سے ملنا ہے اور ہم نے آپ کی اقتداء میں مسجد نبوی شریف میں نمازیں پڑھنی ہیں۔ چنانچہ قبلہ استاذ صاحب نے بتایا کہ مدینہ منورہ میں نے تمام نمازیں ان کو جماعت کے ساتھ پڑھائیں۔ فرمایا اپنے مرشد پاک کے ساتھ نسبت پر فخر و ناز کرنا چاہیے۔

یہ تسلی دیکر الحمد للہ دل کو سکون ملا کہ مرشد و معلم دونوں بحمد للہ سیدنا امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پابند ملے ہیں۔

یاد رہے کہ تمام سجادہ نشین تونسہ شریف مدینہ منورہ میں حضور قبلہ قطب مدینہ مولینا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہوتے اور آپ کے لنگر شریف میں کافی حصہ ڈالتے۔ حضور خواجہ نظام الدین تونسوی تو ابتداء میں مولینا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدینہ منورہ ٹھہرانے کے سبب بنے

تھے اور ان کے ساتھ کافی تعاون کیا تھا۔ خواجہ نظام الدین تونسوی نہایت سخی اور فیاض اور مالدار تھے۔ اپنے ساتھ بے شمار مفت مریدین حج شریف لے جاتے اور وہاں بے شمار درہم و دنانیر تقسیم فرماتے۔ لیکن خواجگان تونسہ شریف میں فکر سیدنا امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر ہستی وہ حضور سیدنا خواجہ خان محمد تونسوی تھی۔ آپ صوبہ سرحد میں اپنے مریدین علماء کرام کو کنز الایمان مفت تقسیم فرماتے۔ اپنے دورہ میں باقاعدہ سنی رضوی عالم ساتھ لے جاتے اور ہر مسجد میں اپنے سنی رضوی عالم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ الحمد للہ خود بندہ اور اپنے تمام آباء اقرباء رشتہ داروں تمام کے مرشد حضور سیدنا خواجہ خان محمد صاحب تونسوی ہیں۔

انشاء اللہ شریعت و طریقت کے دونوں اماموں کی برکت سے ہم فلاح پائیں گے۔

آمدم برسر مطلب حضور قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق تمام مشائخ عظام، اولیاء کرام، سنی علماء کرام سے نہایت زیادہ محبت فرماتے۔ عرس محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر دور دراز سے آئے ہوئے سنی علماء کرام کو جامع مسجد ہجویری میں ٹھہراتے۔ ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام فرماتے۔ آپ جب ڈیرہ اسماعیل خان ہمارے علاقے آتے تو علاقے میں مشہور اولیاء کرام کے قبور کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے اور وہاں نہایت ادب سے فاتحہ پڑھکر دعائیں مانگتے۔ بلکہ احباب اہل سنت و معاونین اہل سنت کے وفات شدہ اموات کی قبور کے پاس جاکر وہاں قبرستان میں تشریف لے جاتے اور یوں معاونین اہل سنت کے دلوں کو تسکین دیتے۔ غرضیکہ استاذ العلماء عاشق مدینہ منورہ اپنے ہر فعل اور عمل سے مذہب اہل سنت و جماعت کو تقویت دیتے۔ آپ کے مذکورہ اخلاق ہم پس ماندگان کیلئے ایک صراط مستقیم کی شکل میں مشعل راہ ہیں۔ اے محدث، اے مفسر، اے مناظر، اے فقیہ، اے مہربان، اے محسن اہل سنت

خداوند کریم آپ اور آپکے تمام اہل و عیال، محبین، متعلقین کو اہل سنت کی طرف سے ہزار ہزار بدلے عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ہمیں آپ کے طریقہ پر گامزن فرمائے۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا ہے یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

حُبِّ مرشد

حضور استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب کی نیک عادات میں ایک عادت کریمہ یہ بھی تھی کہ اپنے مرشد پاک کے آستانہ پاک حضرت سیدنا محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ سے نہایت زیادہ محبت وعقیدت رکھتے تھے اور ہم تمام تلامذہ کو نصیحت فرماتے کہ صبح پڑھائی شروع ہونے سے قبل دربار شریف کو ضرور سلام کرو اور خود بھی روزانہ جب آپ جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار پڑھانے جاتے تو سب سے پہلے قبلہ محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کے دربار شریف پر فاتحہ پڑھکر دعا مانگتے تب مدرسہ جاتے۔ تقریباً تین سال تک بندہ اس عمل پاک پر گواہ ہے۔

قبلہ استاذنا المکرم دربار حضرت محدث اعظم پاکستان کا احترام اور مقام دل میں یوں مقرر فرمایا تھا کہ باہر شہروں سے لاہور کراچی وغیرہ کوئی سنی عالم، خطیب یا بزرگ لائل پور فیصل آباد آتے اور دربار شریف کا سلام نہ کرتے تو آپ ایک گونہ خفگی کا اظہار فرماتے۔ اور آپ طریقت کے اس جزئی پر عمل فرماتے کہ اپنے مرشد کو دل میں نہایت اونچا مقام اور احترام دیتے۔ نیز اپنے مرشد پاک کی زیارت کی طرح آپ اکثر بڑے قبرستان جمعرات جمعہ کو حاضری دیتے کیونکہ وہاں آپکی والدہ ماجدہ کی قبر موجود تھی۔ یوں آپ کی یہ عادت کریمہ تھی کہ حضور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے لئے خصوصاً حاضری کیلئے لاہور حاضر ہوتے۔

طلباء کی تربیت

حضور قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب کو قدرت نے کچھ ایسا رعب وجلال عطا فرمایا تھا باوجودیکہ آپ جسمانی سزا بہت کم دیتے لیکن آپ کا رعب وخوف تمام طلبہ کرام پر دیگر تمام اساتذہ کرام سے زیادہ ہوتا تھا۔ آپ نے تعلیم وتربیت دیتے وقت کبھی بھی فحش الفاظ یا گالی نہیں دی۔ انہی اخلاق حسنہ اور تربیت کی برکت ہے کہ بندہ عبدالمنان کو ابھی تک اردو زبان سے فحش گالی نہیں آتی کیونکہ جس ماحول میں ہم پلے وہ کچھ ایسا پاکیزہ تھا جس میں گندگی اور گندے الفاظ کا امکان ہی نہ تھا۔

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

استاذنا المکرم کی نیک اخلاق میں سے ایک نیک خلق یہ تھا کہ آپ نے کبھی بھی بازاروں

میں ہوٹلوں میں یا گلیوں میں بیٹھنا اختیار نہ کیا بلکہ اکثر اوقات کتب بینی اور مطالعہ میں مصروف رہتے۔ آپ کی یہ بھی عادت کریمہ تھی کہ بوقت ملاقات نہایت خندہ پیشانی سے ملتے اور گھر بار، والدین حتیٰ کہ علاقے کے سنی علماء کرام کے بارے پوچھتے، دکھ درد معلوم کرتے اور ان کے دور کرنے کے تدابیر بتاتے اور ملاقات کرنے والے کو چائے مشروب کھانے کے بغیر ہرگز نہ چھوڑتے۔ اور بار بار آنے کا حکم فرماتے۔ آنے والے کو ضرور ایک یا دو مبارک نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سناتے۔

حضور استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینی طلبہ کرام کے ساتھ محبت رکھتے، ان کی ضروریات پوری کرنے میں نہایت کوشش فرماتے۔ ہمہ وقت ان کو حصول علم میں استقامت کی نصیحت فرماتے، ان کی صحت و آرام کا بہت خیال فرماتے۔ گوجرانوالہ میں جب ہم پڑھتے تو اردو زبان نہ آنے کی وجہ سے بندہ عصر کے بعد جامعہ فاروقیہ کے گیٹ پر بیٹھا رہتا اور میزان الصرف کی گردانیں لکھتا۔ آپ ایک روز اپنے مکان سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا بیٹا عصر کے بعد نہ لکھا کرو بلکہ دیگر طلبہ کرام کے ساتھ کچھ بدن کو سیر و راحت پہنچاؤ۔ اسی طرح فیصل آباد میں جامع مسجد ہجویری کے تمام طلبہ کرام کو نہایت پابندی کے ساتھ عشاء کے بعد جلد سلاتے اور خود تمام بتیاں بجھا کر آرام فرما لیتے اور صبح کو تمام طلبہ کرام کو خود اپنے ہاتھ سے بیدار فرماتے۔

ہجویری مسجد

حضور قبلہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب کو دنیاوی عیش و عشرت پسند نہ تھی۔ ایک دفعہ ہم طلبہ کرام نے عرض کیا کہ حضور ہجویری مسجد کی تعمیر کچی ہے اور انتظامیہ والے خدمت کم کرتے ہیں اور رضا آباد کی طرف فلاں مسجد مکمل تیار ہے۔ مسجد کے ساتھ پختہ مکان یا سہولیات موجود ہیں لہٰذا وہاں تبدیلی فرمادیں۔ یہ سن کر قبلہ استاذ محترم بالکل خاموش ہوئے اور کافی دیر کے بعد سرد آہ نکالی فرمایا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے اور تم نہیں سمجھتے ...... اور آپ نے مسجد کے ضعف اور تعمیر کے نقصان کی وجہ سے تبدیلی کو پسند نہ فرمایا۔ الحمد للہ آپ کے بلند ارادے آج ہجویری مسجد میں مکمل ہو رہے ہیں اور آپ کے لختِ جگر فاضل نوجوان محترم مولینا محمد فضل الرحمان صاحب اپنے والد محترم کا مکمل نمونہ بن کر ابھر رہے ہیں۔ خدا کرے آپ کو حضور استاذ العلماء عاشق مدینہ منورہ کے جملہ برکات حاصل ہوں اور اپنے والد محترم کے اخلاق جمیلہ سے مزین ہو کر جملہ احباب اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ یوں ہی آپ

کے تمام صاحبزادگان عالی شان اپنے والد محترم کے فیوضات سے مالا مال ہوں۔ آمین ثم آمین

غریب طلباء سے شفقت

حضور استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب کو امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت زیادہ محبت و عقیدت تھی۔ چونکہ امام اہل سنت خاندان کے لحاظ سے پٹھان تھے اسی محبت و نسب کی بنا پر آپ استاذ محترم ہم پٹھان طلبہ کرام سے نہایت محبت فرماتے بلکہ گھر بار گھریلو خدمت حفاظت ہم پٹھان طلبہ کرام سے لیتے۔ شادی وغمی میں ہم پٹھان طلبہ کو مشورہ میں شامل فرماتے۔ یوں ہمارے علاقے ڈیرہ اسماعیل خان لکی مروت بنوں سے بہت زیادہ محبت فرماتے اور اکثر آپ ہمارے علاقے کی طرف وعظ و نصیحت کیلئے تشریف لے جاتے۔ وہاں جا کر اپنے تمام محبین دوست احباب سے ضرور ملتے، انکو ملاقات کیلئے بلاتے اور کئی کئی دن اُن کے ساتھ بات چیت گفتگو میں مصروف رہتے۔

ایک دفعہ ہمارے دار العلوم جامعہ غوثیہ سلیمانیہ درہ پیزو ضلع لکی مروت صوبہ سرحد قبلہ استاذ محترم تشریف لائے، معراج شریف کا موقع تھا آپ نے بیان فرمایا اور بہت شاندار بیان فرمایا۔ تقریر کے بعد فرمایا کہ زندگی میں پہلی بار تقریر سے کچھ عجیب دل کو راحت و سرور حاصل ہوا کیونکہ سامعین تمام کے تمام باریش عمامہ باندھے ہوئے مزاج چشتیہ رکھنے والے تھے۔ رات ہمارے پاس رہے، ہمارے مکان میں تشریف لائے، مبارک قدموں سے ہمارے گھر کو مبارک بنایا، پہاڑ پر چڑھے۔ چونکہ ہمارا دار العلوم پہاڑ کی بلندی پر ہے اور دار العلوم کے سامنے اردگرد کوہ شیخ بہاؤ الدین کی بلند پہاڑیاں واقع ہیں صبح کو استاذ محترم نے ایک تمنا ظاہر کی کہ دل چاہتا ہے کہ سات آٹھ روز یہاں پہاڑوں میں رہوں، عبادت ادا کروں اور عرب شریف کی یاد سے دل کو سرور پہنچاؤں۔ لیکن مصروفیات کی بناء پر سفر کرنا ہے اور مجھے دین و مذہب کی خدمت کے بارے خوب تاکید کی اور فرمایا ہمارا ایک دینی مدرسہ درہ پیزو میں بھی بن چکا ہے اور پہلا پہاڑپور میں بن چکا تھا۔ رات تقریر میں میری طرف اشارہ فرماتے ہوئے یہ شعر مبارک ترنم سے سنایا

کانٹا میرے جگر سے غم روزگار کا
یوں کھینچ لیجے کہ جگر کو خبر نہ ہو

استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ منورہ دینی طلبہ کرام کی خصوصی اخلاقی تربیت پر زیادہ توجہ دیتے اور طلبہ کرام کی معمولی غلطیوں کو درگزر فرماتے اور ہمیں نصیحت فرماتے کہ طلبہ کرام کل ایک دن تم نے مسلمانوں کا امام بننا ہے۔ تمہاری سیرت و کردار سے لوگوں نے نصیحت لینی ہے۔ اگر تمہارے اخلاق اچھے ہو گئے تو تم دین و دنیا میں شاد رہو گے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ اپنے تلامذہ محبین کے ساتھ باقاعدہ خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ رکھتے رہے۔ آپ ہر ننی احباب کو خط کا جواب نہایت محبت بھرے انداز میں دیتے۔

ایک دفعہ بندہ نے گھریلو پریشانیوں، قرضہ کی کثرت اور مالی امداد، تنخواہ کی قلت پر معروضات قبلہ استاذ نا المکرم کی خدمت میں بھیجے۔ آپ نے جوابًا ایک خوبصورت رنگین کاغذ پر نہایت تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا اور مکتوب میں ایک وظیفہ کی اجازت فرمائی کہ 100 سو بار درود شریف بایں الفاظ۔ صلی اللہ علی النبی الامی و آلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ وسلاما علیک یا سیدی یا رسول اللہ تنہائی میں پڑھنا شروع کریں۔

تنہائی میں پڑھنا شروع کریں، پڑھتے وقت جب دل میں تصور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو تو نہایت رقت کی ساتھ رو کر بارگاہ رسالت میں اپنی حاجت عرض کریں۔ انشاء اللہ خداوند کریم کرم فرمائیگا۔ بندہ نے یہ عمل شروع کیا چند روز گزرے تھے ایک خط میں نے فیصل آباد ایک شاگرد کے نام بھیجا کہ تقریبًا 15 ہزار روپیہ مجھے قرضہ بھیج دو تا کہ کچھ آسانی ہو اور ہم تنخواہ سے آپ کو دیتے رہیں گے۔ وہ خط جب فیصل آباد پہنچا، پڑھکر انہوں نے مجھے خط بھیجا کہ فوزا فیصل آباد آجاؤ۔ چنانچہ ہم گئے رات مکان میں اس شاگرد محترم کی والدہ صاحبہ نے تمام بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ مولینا محمد عبد الستان کا سارا قرضہ تم نے فنڈ زکوۃ سے ادا کرنا ہے۔ والدہ کے حکم پر الحمد للہ چالیس ہزار سے اوپر قرضہ انہوں نے ادا کیا۔ اللہ اکبر واقعی حضرت مولینا روم رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے گفتہ او گفتہ اللہ بود۔ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود۔ یوں ہی دوسرے موقع پر ایک دفعہ ہمیں شہریاں نادان تنگ کرنے لگے میں نے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھا، جوابًا ارشاد فرمایا کہ آپ 100 سو بار یا و دود مبارک نام الٰہی پڑھ کر نمک پر مخالفین، محبین کو کھلائیں سارے دوست بن جائیں گے۔ ایک دفعہ ہمارے ایک سنی نوجوان کے اخلاق خراب تھے جُوا، بدفعلی عادت بن چکی تھی، میں نے قبلہ استاذ محترم کے پاس خط بھیجا، جواب

میں ارشاد فرمایا کہ سورۃ یٰسین شریف کانے کے قلم کے ساتھ پاکیزہ سیاہی سے لکھ کر وہ نقوش ان کو پلاؤ۔ چنانچہ یہ عمل کرکے وہ نوجوان تائب ہو کر نیک اور صالح بن گیا۔

حاصل کلام یہ کہ استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق اپنے تمام تلامذہ مریدین محبین چاہے قریب ہوں چاہے دور ہوں آپ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے اور ان کے دکھ درد کے دور کرنے کیلئے بے قرار ہو جاتے، تدابیر سوچتے اور ان کو صبر و تحمل دیتے۔ ان تمام اخلاق حسنہ اور عادات کریمہ کو ملاحظہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ اور حکم بالکل واضح ہے کہ حضور استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ ایک ولی کامل کے درجے پر فائز تھے اور آپ بیک وقت شریعت و طریقت کے تمام اوصاف سے موصوف تھے۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو اس بابت مزید حالات و برکات استاذنا المکرم عرض کرتا۔ لہٰذا آپکی آخری کرامت فضیلت پر اپنی تحریر ختم کرتا ہوں۔ استاذنا المکرم حضرت حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد اپنے مزار اقدس میں دیگر اولیاء کرام کی طرح بے شمار برکات کرامات زائرین کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد سال میں دو تین مرتبہ ضرور بندہ عبدالستان کو خواب میں تشریف لا کر زیارت کراتے ہیں۔ نہایت نورانی لباس سفید رنگ، سفید عمامے باندھے ہوئے کبھی گھوڑے پر سوار تشریف لاتے ہیں اور کبھی مجلس و عظ کی حالت میں قصیدہ بردہ شریف پڑھتے ہوئے دیدار کراتے ہیں اور کبھی ہجویری مسجد میں پسماندگان کی پریشانی کی وجہ سے پریشانی کی حالت میں دیدار کرا لیتے ہیں اور جب کبھی ہم فیصل آباد آنے میں دیر لگاتے ہیں تو فوراً عالم خواب میں تنبیہ کر لیتے ہیں۔ لہٰذا بندہ محمد عبدالستان نے یہ معمول رکھا کہ جب کبھی کوئی پریشانی یا حاجت پیش آتی ہے فوراً فیصل آباد حاضری دے لیتے ہیں۔ سب سے پہلے دربار محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوتے ہیں۔ دلائل الخیرات ختم کر کے تلاوت کر کے فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔ اسکے بعد جامع مسجد ہجویری حاضری دے لیتے ہیں۔ فاتحہ و تلاوت کر کے ملاقات و زیارت کر لیتے ہیں۔ پھر اسکے بعد اعظم آباد میں دربار حضرت شیخ الحدیث استاذنا المکرم جناب مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری دے لیتے ہیں۔ وہاں کافی دیر تلاوت و درود شریف میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ وہاں سے واپسی پر بڑے قبرستان حاضری دے لیتے ہیں۔ وہاں فاتحہ وغیرہ پڑھ کر جامعہ قادریہ جا کر مزارات حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، مولانا معین الدین کی زیارت کر لیتے ہیں۔ وہاں

سے فارغ ہو کر چشتیہ چوک میں آستانہ عالیہ چشتیہ جو کہ ہمارے مرشد خانہ تونسہ شریف کے خلفاء گزرے ہیں کی زیارات کر لیتا ہوں۔ وہاں سے فارغ ہو کر لاہور شیخوپورہ روڈ حیدر آباد محلہ میں حضور سید نا نذر حسین شاہ کی زیارت کر لیتا ہوں۔ وہاں سے فراغت کے بعد جب وطن واپس لوٹتا ہوں تو اپنی تمام مشکلات حاجات حل ہو جاتی ہیں۔ غرض اس کلام سے یہ ہے کہ اپنے اساتذہ کرام اولیاء کرام کا فیضان ان کے مرنے کے بعد جاری رہتا ہے بشرطیکہ تلامذہ مریدین ان کے وفات کے بعد باادب وہاں حاضری دیا کریں۔

اور وہاں کم از کم ایک گھنٹہ ذکر و تلاوت، درود پاک، نعت خوانی سلام، قبلہ اعلیٰحضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ پڑھتے ہوئے گزاریں۔ دین دنیا کی جو مراد ہو گڑ گڑا کر وہاں دعا مانگ کر رخصت ہوں۔ انشاءاللہ خداوند ذوالجلال آپکی ہر جائز مراد پوری کریگا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم باللہ لا برہ۔ کہ بعض امت مصطفےٰ میں اولیاء غبار آلود چہروں والے اگر دعا میں خداوند کریم کو قسم دیکر مانگیں تو ان کی مراد پوری ہو جاتی۔

یوم وصال

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ منورہ نے اپنی زندگی دین اسلام اور شریعت کے مطابق گزاری۔ ایمان کامل، علم کامل، تقویٰ کل، اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال، نیک عادات، پاکیزہ خصال اور خدمت اسلام اور قرآن و حدیث کی تدریس و تعلیم اور اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب سید المرسلین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی عقیدت اور عشق و محبت کی وجہ سے حضور استاذ العلماء کو رب کریم جل جلالہ نے بوقت وصال یہ مقام عطا فرمایا یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضية مرضية فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی انشاءاللہ ہماری امید کامل ہے اور وعدہ قرآن مجید ہے فالذین آمنوا به و عزروہ و نصروہ واتبعو النور الذی انزل معه اولئک هم المفلحون تمام اشیاء اپنی علامات سے پہچانی جاتی ہیں۔ قبلہ استاذ العلماء، عاشق مدینہ منورہ کی 63 سال زندگی اپنے پاکیزہ نظریات اور اعمال کی وجہ سے اور سرکار دو عالم جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کی وجہ سے

رب کریم نے ان کی روح مبارک کو عین ماہ ربیع الاول کی 12 تاریخ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جشن جلوس کے بعد جبکہ آپ نہایت پاک صاف غسل فرما کر سفید پوشاک پہن کر عمامہ شریف باندھ کر اپنے دارالمطالعہ دینی کتب خانہ میں تھے کہ رب کریم نے ان کو اس پاکیزہ حالت میں اپنے پاس بلالیا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

مدرسہ و مسجد کی انتظامیہ اور اہل وعیال اس دن اپنے بھائی مکرم جناب محمد فضل الرحمان جنکی عمر اس وقت تقریباً 12 سال تھی کی تکمیل حفظ قرآن کے حصول کی خوشی میں انتظامات یا دوست احباب علماء کرام کے بلانے کی فکر میں تھے۔ آپ نے وصال سے قبل اپنی اہلیہ مبارک کو ارشاد فرمایا تھا کہ فکر نہ کریں حفظ قرآن کی خوشی پر مہمانوں کا، احباب کی آمد کا خوب انتظام ہو جائیگا۔ اللہ اکبر

علامہ اقبال نے سچ فرمایا ہے نشان مردِ مومن باتو گویم جو مرگ آید تبسم برلب اوست

بلکہ استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب نے اپنی وفات اور رحلت کے وقت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا خان صاحب کے کلام پر یوں عمل کرایا۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینہ میں یہ چار باغ لے کے چلے

بقول شاعر محبوب کی محفل کو محبوب ہی سجاتے ہیں۔ حضور عاشق مدینہ قبلہ حافظ محمد احسان الحق کے محفل عرس کو خود رب کریم جل جلالہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کی برکت اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کی بناء پر دیگر اولیاء کرام کے اعراس مبارکہ سے بالکل جدا اور ممتاز فرمایا۔ اور استاذ العلماء عاشق مدینہ کو اپنی رفاقت میں اپنی وصال میں اپنے ساتھ شامل فرمایا اور یوں وعدہ قرآن پورا ہوا وعدہ خداوند ذوالجلال پورا ہوا۔ ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع اللذین

انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا

استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق عاشق مدینہ نے اپنے پس ماندگان میں تین صاحبزادگان (۱) جناب مولینا قاری محمد نور الحق صاحب (۲) جناب محمد سراج الحق رضا صاحب (۳) حضرت علامہ محمد فضل الرحمان صاحب چھوڑے۔

تلامذہ

تلامذہ و مستفیدین کی تعداد بے شمار ہے۔ جن میں سے چند مشہور شخصیات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر، سجادہ نشین دربار عالیہ محدثِ اعظم فیصل آباد

۲۔ استاذ العلماء مولانا سید زاہد علی شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ بغدادی جامع مسجد فیصل آباد

۳۔ استاذ العلماء مولانا صوفی محمد عبد الرشید رضوی رحمتہ اللہ علیہ سمندری

۴۔ پیر طریقت مولانا صاحبزادہ علاؤ الدین صدیقی نیریاں شریف آزاد کشمیر

۵۔ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد سعید احمد اسعد صاحب مہتمم جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد

۶۔ شیخ الحدیث مولانا محمد فرید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ صدر مدرس مدرسہ فاروقیہ گوجرانوالہ

۷۔ استاذ العلماء مولانا مشرف ہزاروی ہری پور ہزارہ

۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نصر اللہ خان (افغانستان) جامعہ امجدیہ کراچی

۹۔ حضرت مولانا صاحبزادہ حبیب اللہ سرائے عالمگیر جہلم

۱۰۔ استاذ العلماء مولانا صوفی نذیر احمد صدر مدرس جامعہ سلطانیہ کالا دیو شریف (جہلم)

۱۱۔ استاذ العلماء مولانا محمد یوسف صاحب شیخ الحدیث اعجاز یونیورسٹی

۱۲۔ استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبد الحکیم شرف قادری رحمتہ اللہ علیہ صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

۱۳۔ استاذ العلماء حضرت مولانا غلام مرتضیٰ عطائی مدرس امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

۱۴۔ خطیب پاکستان سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی

۱۵۔ حضرت علامہ محمد دین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد غوثیہ گوبند پورہ فیصل آباد

۱۶۔ حضرت مولانا سید ہدایت رسول شاہ صاحب مہتمم جامعہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

۱۷۔ استاذ العلماء مولانا قاری عبدالرشید ارشد رحمۃ اللہ علیہ جامع تاجدار مدینہ گلشن کالونی فیصل آباد

۱۸۔ حضرت مولانا قاری محمد مسعود احمد حسان مہتمم دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

۱۹۔ حضرت مولانا ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ انگلینڈ

ہمارے علاقہ صوبہ سرحد میں آپکے تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں اور ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۲۰۔ مولانا حبیب اللہ جان صاحب ساکن معظم ڈیرہ اسماعیل خان۔

۲۱۔ مولانا رشید اللہ جان صاحب مرحوم ساکن معظم ڈیرہ اسماعیل خان

۲۲۔ حافظ محمد انور حال امام مسجد معظم ساکن معظم ڈیرہ اسماعیل خان

۲۳۔ مولانا حافظ محمد ظاہر شاہ مہتمم و بانی جامعہ چشتیہ پہاڑپور ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۔ مولانا احمد خان ساکن پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۵۔ مولانا مفتی محمد عبدالمنان مہتمم جامعہ غوثیہ سلیمانیہ درہ پیزو ضلع لکی مروت

۲۶۔ مولانا صدر المدرس جناب نذیر احمد سکنہ واندہ شیر خان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۲۷۔ مولانا غلام فاروق سکنہ ایدری ضلع ٹانک

۲۸۔ مولانا عطاءاللہ قادری ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۲۹۔ مولانا بشیر احمد جمالوی ڈیرہ اسماعیل خان

۳۰۔ مولانا منیر احمد صاحب پہاڑپور ڈیرہ اسماعیل خان

۳۱۔ مولانا پیر طریقت میاں محمد اکبر جان شاہ صاحب سوات

۳۲۔ مولانا شیر افضل صاحب ساکن شیرو وانڈہ ڈیرہ اسماعیل خان

۳۳۔ مولانا صفی اللہ پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۳۴۔ مولانا مرید احمد صاحب معظم ڈیرہ اسماعیل خان

۳۵۔ مولانا فلک نیاز صاحب جو دوران تعلیم وفات پا گئے تھے۔ ضلع لکی مروت

۳۶۔ محترم جناب نجیب اللہ بدنی خیل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۳۷۔ مولانا مشل خان پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۳۸۔ حضرت مولانا نیاز محمد صاحب پنیالہ بانی و مہتمم مدرسہ احسن المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

۳۹۔ مولانا نور محمد صاحب پنیالہ بانی و مہتمم مدرسہ احسن المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

۴۰۔ مولانا محمد موسیٰ خان صاحب پنیالہ

پٹھانوں کے علاوہ بھی آپ کے تلامذہ لاتعداد ہیں جن میں سے چند مشہور شخصیات درج ذیل ہیں۔

الحمدللہ مندرجہ بالا علماء کرام و تلامذہ کو حضرت استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب نے دینی علوم پڑھائے۔ اپنے وطن بھیجا جسکی بناء پر اضلاع بنوں۔ لکی مروت ٹانک۔ ڈیرہ اسماعیل خان اہل سنت و جماعت آباد ہے۔ چاروں جگہ ان کے تلامذہ مدارس کھولے ہوئے ہیں اور ان کے آگے تلامذہ فارغ التحصیل ہو کر لاہور فیصل آباد کراچی کے مختلف مدارس میں پشتو اردو میں قرآن و حدیث کی خدمت کر رہے ہیں۔

احمد رضا کے فیض کے در ہیں کھلے ہوئے
شیخ الحدیث جھکے ہیں ساقی بنے ہوئے

محبت سادات کرام

حضرت استاذ العلماء جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کامل عطا فرمایا تھا اور اسی عشق و محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ آل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ آپ کبھی سادات مبارکہ کو نہیں مارتے تھے بلکہ سادات مبارکہ کیلئے مدرسہ کے قوانین میں تخفیف فرماتے تھے۔ ایک دفعہ گوجرانوالہ میں ایک شاہ صاحب پڑھنے تشریف لائے چونکہ مدرسہ میں قبلہ استاذ المکرم نے یہ قانون جاری فرمایا تھا کہ سگریٹ نوشی منع ہوگی اور ناقابل معافی جرم ہوگا۔ ادھر شاہ صاحب کی بچپن سے سگریٹ نوشی عادت بن چکی تھی۔ اب عاشق مدینہ قبلہ استاذ المکرم صاحب پریشان تھے۔

ادھر دنیاوی دستور و قوانین مدرسہ، ادھر نسبتِ رسول پاک۔ آخر آپ نے محبتِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ارشاد فرمایا کہ شاہ صاحب اول کوشش کرو کہ سگریٹ چھوڑ دو اگر تم نہیں چھوڑ سکتے ہو تو پھر اتنا ضرور کرنا ہوگا کہ تم نے سگریٹ صرف لیٹرین بیت الخلاء میں پینی ہے۔ یاد رہے 1970ء میں گوجرانوالہ جامعہ فاروقیہ مدرسہ میں صرف ایک لیٹرین تھی اور وہ بھی سوم منزل پر اور گندگی اس میں پڑی رہتی، صبح جمعدار آتا وہ صاف کر کے لے جاتا۔ چنانچہ قبلہ استاذ محترم نے سگریٹ نوشی کے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے شاہ صاحب کو ایسی صورت قبیحہ اجازت دی چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ بجائے کثرت کے قلت کی طرف آ گئے۔ اور دوسری طرف قبلہ استاذ محترم نے دارالعلوم اور طلبہ کرام کو بھی غلط ماحول و نشہ سے بچالیا۔ اور قبلہ شاہ صاحب کی دینی تعلیم بھی مکمل ہوگئی۔ انشاء اللہ ہم گناہ گاران امتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عشق و محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کل قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچیں گے بلکہ مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ بخاری شریف حدیث پاک موجود ہے۔ یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیدخلون الجنۃ الی آخرہ۔

حاضری حرمین شریفین

الحمد للہ حضرت استاذ العلماء قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ کے سینہ مبارک میں عشق و محبت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کچھ یوں ودیعت فرمایا تھا کہ آپ کے دل میں تمام تمناؤں و خواہشات سے اعلیٰ تمنا یہ ہوتی تھی کہ بار بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہو اور رب کریم نے کئی بار کرم فرمایا اور حج و عمرہ سے بار بار مشرف ہوئے۔ حرمین شریفین سے واپسی پر کئی کئی مہینے تک آپ دیارِ حبیب کے فراق میں غمگین ہوتے تھے۔ ایک حج شریف سے واپسی کے بعد تقریباً 2 مہینے تک حضور قبلہ استاذ محترم جامع مسجد ہجویری میں اکثر خاموش بیٹھتے اور مسجد میں قبلہ رو تنہا گوشہ نشین ہوتے۔ اہلیہ محترمہ استانی مکرم نے ہمیں پیغام بھیجا کہ اپنے استاذ محترم سے پریشانی کا سبب پوچھو کیونکہ گھر کو کم آتے ہیں اور بولتے بھی کم ہیں۔ ہم نے پوچھا آپ نے تبسم فرمایا، فرمایا نیا نیا حج شریف کیا ہے وہاں کے عبادات کی لذتیں اور یادیں یاد آتی ہیں اور دل فراق میں غمگین ہوتا ہے باقی کوئی غم نہیں۔

درود شریف پڑھنے والے سے درگزر

حضرت استاذ العلماء جناب عاشقِ مدینہ کے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ واضح دلیل تھی کہ آپ جب طلبہ کرام کی جن باتوں یا جرموں پر ناراض ہو جاتے اور نہایت غصہ و جلال میں سزا دینے کا ارادہ فرماتے اور وہ طالب علم آپ کے سامنے عاجزی و نرمی سے حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا تو قبلہ عاشقِ مدینہ کا سارا غصہ ختم ہو جاتا اور اس طالب علم کی خطا سے درگزر فرماتے۔ ایک دفعہ گوجرانوالہ میں بار بار چوری ہونے کی وجہ سے قبلہ استاذ محترم تمام طلبہ کرام کے صندوقوں کی تلاشی لے رہے تھے، تلاشی کے دوران ایک طالب علم کا رنگ خوف سے زرد ہو گیا اس نے درود پاک پڑھا۔ چنانچہ استاذ محترم نے اس کی تلاشی نہ لی۔ ہمارے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میرے صندوق میں فوٹو و تصاویر تھیں۔ قبلہ استاذ صاحب نے درود پاک کی وجہ سے معافی دی اور تلاشی نہ لی۔

حرمین شریفین سے واپسی پر آپ اکثر یہ نعت مبارک پڑھتے۔

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب ۔۔۔ پھر کھینچا دامنِ دل سوئے بیابانِ عرب
باغِ فردوس کو جاتے ہیں ہزارانِ عرب ۔۔۔ ہائے صحرائے عرب ہائے بیابانِ عرب
صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار ۔۔۔ کہ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب
ہشت خلد آئیں وہاں کسبِ لطافت کو رضاؔ ۔۔۔ چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

اسی عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے حضور شیخ سعدی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

خوشا آتشِ شوقِ اربابِ عشق ۔۔۔ خوشا لذتِ دردِ اصحابِ عشق
خوش آں دل کہ شیداست بروئے دوست ۔۔۔ خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست

علماء، طلباء اور مدارس کی سرپرستی

حضور استاذ العلماء قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشقِ مدینہ کا دل مبارک حسد و کینہ سے بالکل پاک تھا۔ آپ اپنے ہمعصر علماء کرام سے یا مدرسہ کے دیگر اساتذہ کرام سے نہایت ملنساری اور محبت سے زندگی گزارتے۔ عرصہ دس سالہ زندگی میں کبھی بھی اپنے کسی ساتھی مدرس یا معلم سے نہ لڑے نہ بحث فرمائی بلکہ اکثر اوقات چائے، شربت، بوتل، لسی، آم وغیرہ اکٹھے تناول فرماتے۔

حضور قبلہ استاذ العلماء کی دلی تمنا ہوتی تھی کہ دینی طلبہ کرام علمی و عملی و اخلاقی ہر لحاظ سے مزین ہو کر عالم بنیں تا کہ قوم کے سامنے جا کر وہ کامیاب و کامران ہو کر دین اسلام کی صحیح خدمت کر سکیں۔

حضرت استاذ العلماء قبلہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ کے دل کی صفائی پر یہ بھی ایک واضح دلیل ہے کہ اہل سنت و جماعت کے تمام مدارس کی ترقی سے اور مدارس کے علماء کرام کے عزت و حصول سے خوش ہوئے تھے۔ آپ نے کبھی اہل سنت کے دوسرے مدرسے کی ترقی یا دیگر مدارس کے مال و مسائل کی زیادتی پر حسد نہیں فرمایا بلکہ خوشی فرمائی۔ ایک دفعہ ہمارے علاقے ڈیرہ اسماعیل خان پہاڑپور کے دارالعلوم جامعہ چشتیہ رضویہ کی مالی حالت خراب تھی تو آپ نے مجھے لاہور اپنے برادر مکرم مولانا انوار الاسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مالک مکتبہ حامدیہ کے پاس بھیجا اور سفارش لکھ کر خط بھی عطا فرمایا کہ لاہور میں صاحب ثروت و دولت سے اس غریب مدرسے والوں کے ساتھ امداد فرمائیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ یہ تھا قبلہ استاذ العلماء عاشق مدینہ کے دل میں اہل سنت کا مدارس کا غم اور درد۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کا شغر

حضور قبلہ استاذ محترم صاحب نے ایک دفعہ بلا کر مجھے یہ دعائے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ بھیجی اور لکھا کہ اس دعا کو پڑھا کریں۔

اَللّٰهُمَّ مَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَیَّ فَاَتِمَّهٗ ... وَمَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ فَلَا تَسْلُبْهٗ
وَمَا سَتَرْتَهٗ فَلَا تَهْتِكْهُ ... وَمَا عَلِمْتَهٗ فَاغْفِرْهُ

کتابوں سے محبت

حضرت استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ کے اخلاق و عادات حسنہ میں ایک یہ بھی عادت مبارک تھی کہ آپ مذہب اہل سنت و جماعت کی حفاظت کیلئے اسلامی کتابوں کا ذخیرہ جمع فرماتے تھے۔ خصوصاً حاضری حرمین شریفین پر جب آپ جاتے تو واپسی پر وہاں سے نایاب قیمتی کتب تفسیر، کتب احادیث و کتب فقہ کثیر رقم خرچ کر کے ساتھ لاتے۔ چنانچہ آج وہ خزانہ ان کی مبارک لائبریری میں محفوظ پڑا ہے۔

حضور قبلہ استاذ العلماء، عاشق مدینہ خود بھی اپنی اولاد کو بھی اور دیگر تمام سنی علماء کرام اور ان کی اولاد کو اس بات پر دوام اور ہیشگی کیلئے خواہاں رہتے کہ دشمن اسلام کے اس مبارک عزائموں اور اپنی لائبریریوں کو اسلامی کتب سے مزین فرمائیں اور ان کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ حضور قبلہ استاذ محترم صاحب نے اپنی تمام کتب کا مطالعہ کرکے ان پر نوٹ بھی لگائے ہیں۔ ایک دفعہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد بندہ محمد عبد الستان فیصل آباد حاضر ہوا، قبلہ استاذ محترم نے اوپر گھر بلایا، روٹی کا انتظام فرمایا، میں روٹی کھانے میں مشغول ہوا آپ نے ایک کتاب اٹھائی اور مجھے اس میں ایک واقعہ سنایا کہ دیکھو مولانا یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ سے گزرنے لگے انہوں نے دیکھا کہ چیونٹیوں کی قطار نے ایک پتھر پر گزرتے ہوئے سخت پتھر میں اثر کرکے راستہ بنایا ہے۔ وہ حیران ہوگئے کہ معمولی چیونٹی نے پتھر میں اثر کیسا کیا۔ اتنے میں دوسرے بزرگ گزرے انہوں نے فرمایا کہ یہ برکت استقامت کی ہے۔ فرمایا مولانا اپنے وطن میں اپنے مدرسہ میں خوب دل جما کر ہیشگی سے خدمت دین کرو۔ اللہ تعالیٰ کامیابی دیگا۔

صاحبزادگان

حضرت استاذ العلماء، حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشق مدینہ کی دلی تمنا ہوتی تھی کہ انکی اولاد بھی ایک سنی رضوی شریعت کے پابند مکمل عالم بنیں۔ الحمد للہ آپ کے تین صاحبزادگان ہیں۔ تینوں کے ساتھ آپ نے ہر ممکنہ کوشش فرمائی اور دینی علوم کی خاطر آپ نے تمام توجہ اولاد پر عالم بننے کی فرمائی۔ الحمد للہ آپ کے بڑے صاحبزادے ہم کلاس ما جناب صاحبزادہ قاری نور الحق صاحب بہترین قاری قرآن مجید اور ضروریات دین و مذہب کے عالم اور ایک بہترین خطیب بن گے دار العلوم کا اہتمام سنبھالے ہوئے ہیں۔

آپکے منجھلے صاحبزادے محترم سراج الحق صاحب نے بھی بقدر ضرورت دینی معلومات حاصل کے انکی طبیعت اپنے اہل و عیال کے حلال رزق کے حصول کیلئے دنیاوی فنون اور کسب کی طرف مائل رہی۔ الحمد للہ اسی میں کامیابی حاصل ہوئی۔ آج کل نقوش روضہ مبارک نقوش کعبہ شریف وغیرہ فریم نقشہ جات کا کام کر رہے ہیں۔

استاذ محترم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے جناب مولانا محمد فضل الرحمان بھی الحمد للہ

درسِ نظامی کے فارغ التحصیل ہیں اور نہایت خوش آواز قاری و حافظ قرآن ہیں اور ساتھ ساتھ اپنے والد کریم کی طرح بہترین خوش الحان خطیب اور نعت خوان ہیں بلکہ قبلہ استاذ محترم عاشقِ مدینہ کے تمام رشتہ داروں، خاندان و محبین کی دعاؤں نے آپ کو جامع مسجد ہجویری کی خدمت کیلئے رب کریم سے مانگا ہے۔ خداوند کریم عمر دراز نصیب فرمائے۔ آپ اپنے والد مکرم کے جانشین اور جامع مسجد ہجویری کے مہتمم ہیں اور سیرت و صورت میں قبلہ عاشقِ مدینہ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ خداوند کریم مزید توفیق عطا فرمائے کہ اپنے والد مکرم کی طرح مقام و مرتبہ حاصل کریں۔ آمین۔

طہارت و پاکیزگی

حضرت استاذ العلماء حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشقِ مدینہ منورہ تمام سنتوں، مستحبات پر عمل فرماتے تھے صفائی و پاکیزگی پر بہت زیادہ توجہ فرماتے تھے۔ خود بھی ہر وقت پاک صاف سفید لباس پہنتے تھے طلبہ کرام کو بھی صفائی کی تاکید فرماتے۔ مسجد کی صفائی کا نہایت اہتمام فرماتے۔ طلبہ کرام کے کمروں کی صفائی کا باقاعدہ حکم ہوتا تھا اور آپ ان کی صفائی ملاحظہ بھی فرماتے۔

حافظ محمد صادق ساکن پہاڑپور والے بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک دفعہ آپ استاذ محترم سے پوچھا کہ حضور آج کل تو بیت الخلاء مسجدوں کے بالکل قریب ہیں، ادھر پیشاب کیا ادھر وضو کرنے بیٹھ جاتے ہیں تو پیشاب کے قطرے کا غالب گمان ہوتا ہے تو اس کیلئے کیا کرنا چاہیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہر پیشاب کے بعد خوب کوشش کرو قطرے خشک ہوں یا کھانسے یا بوقت استنجاء تین چار بار اوپر نیچے بدن کو ہلائے یا چند منٹ استنجاء کے بعد چلے پھرے ورنہ وضو نہ ہوگا، جب وضو نہ ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔

آپ رات سونے کیلئے کپڑے تبدیل فرماتے تھے۔ ہمارے یہاں جب ڈیرہ وہیز وگی مروت تشریف لائے تھے تو فرمایا کہ کوئی چادر لاؤ۔ ہمارے لکی مروت کے لوگوں کی عادت ہے کہ ایک چادر ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہیں چنانچہ ایک مقتدی نے اپنی چادر اتاری اور قبلہ استاذ محترم کو وہ چادر دی لیکن آپ نے انکار فرمایا کہ دیکھو تم نے رات سونے کیلئے اس چادر کو باندھنا ہے اور پھر صبح یہ بھائی اس کو استعمال کر کے نماز وغیرہ پڑھیں گے تو یہ پاکیزگی کے خلاف ہے۔ اللہ اکبر۔ یہ تھے ہمارے اسلاف کے پاکیزہ اخلاق۔

قبلہ استاذ محترم تمام طلبہ کرام کو تاکیداً حکم فرماتے کہ مسجد و مدرسہ و کمرہ جات کو پاک صاف رکھیں۔ چھلکوں وغیرہ سے گندا نہ کریں۔ ایک دفعہ گوجرانوالہ میں کافی مالٹے، سنگترے صدقات کے آتے تھے طلبہ کرام نے کھائے اور تمام چھلکے مدرسہ کے صحن میں پھینکے۔ چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو تمام طلبہ کرام کو بلا کر عار دلا کر خوب سزا دے کر مدرسہ کی صفائی کروائی۔

ایک دفعہ ہم ڈی آئی خان جا رہے تھے رات کندیاں میں آئی آپ نے طلبہ سے فرمایا اسٹیشن کی مسجد میں جاؤ اور دیکھو کہ کس مسلک کی ہے، میں مسجد گیا امام صاحب سے ملے تعارف کیا قبلہ استاذ محترم کا نام لیا تو وہ امام ننگے پاؤں دوڑ کر قبلہ استاذ صاحب کے پاس آئے اور رات ٹھہرایا۔ لیکن ان کا حجرہ گندا تھا روٹی کے ٹکڑے وغیرہ پڑے تھے۔ صبح کو آپ نے اپنے اس شاگرد کو نصیحت فرمائی کہ دیکھو مولانا حجرہ کو پاک صاف رکھیں وہ امام آپکے شاگرد تھے اور آستانہ عالیہ بھور شریف سے بیعت تھے۔ آئندہ کیلئے مکمل صفائی کا وعدہ کیا۔

آخری بات

13 سال کی عمر میں بندہ عاجز مولوی محمد عبدالمنان تقریباً عرصہ 1970 میں اپنے وطن ضلع بنوں (لکی مروت) صوبہ سرحد سے اپنے رفقاء ضلع ڈیرہ اسماعیل خان والوں (۱) حافظ محمد ظاہر شاہ (۲) حافظ محمد انور (۳) مولانا مرید احمد (۴) نجیب اللہ (۵) ملک نیاز کے ساتھ دینی تعلیم کے حصول کیلئے گوجرانوالہ جامعہ فاروقیہ محلہ فاروق گنج میں بخدمت استاذ العلماء عاشق مدینہ منورہ جناب حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے اس وقت قبلہ استاذ العلماء جامعہ فاروقیہ میں مدرس بھی تھے اور ساتھ ساتھ مدرسہ کے متصل مسجد میں امام و خطیب بھی تھے۔ جب ہم گوجرانوالہ اڈہ اترے عشاء کا وقت تھا جناب محترم حافظ محمد ظاہر شاہ نے مجھے علامات بتا کر مدرسہ بھیجا کہ طلبہ کرام کو سامان لے جانے کیلئے بلاؤ۔ بندہ عاجز جب گھنٹہ گھر سے اونچی مسجد سے گزر کر فاروقیہ مدرسہ کی مسجد میں پہنچا تو عشاء کی نماز ہو چکی تھی اور مسجد کے صحن میں ایک سفید پاک کپڑا بچھا ہوا ہے اور لوگ گٹھلیوں پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور استاذ محترم عاشق مدینہ منورہ حافظ محمد احسان الحق صاحب نعت مبارک سنا رہے ہیں۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ　　　کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

چونکہ ٹیپ کے ذریعہ ہم نے قبلہ استاذ محترم کی مبارک آواز کو سنا تھا فوراً اول کو قرار آیا کہ یہی ہمارا مطلوب ومقصود ہے۔ الحمد للہ یہی عمل اور وظیفہ قبلہ استاذ العلماء کا آخری دم تک جاری رہا۔ کہ عشاء کے بعد درود پاک کیلئے چادر بچھائی جاتی، اختتام پر قبلہ استاذ صاحب کوئی بھی مبارک نعت سناتے اور کثیر تعداد میں لوگ درود پاک اور نعت مبارک میں شریک ہو جاتے۔ ہم جملہ پٹھان ساتھی تقریباً ایک سال گوجرانوالہ قبلہ استاذ صاحب کے پاس رہے۔ بعد میں جب استاذ محترم فیصل آباد تشریف لے جانے لگے تو ہم بھی آپ کے ساتھ فیصل آباد آ گئے۔ بندہ عاجز مولوی محمد عبد المنان 1980 تک تقریباً دس سال تک قبلہ استاذ العلماء، عاشق مدینہ منورہ کے پاس رہے۔ اور ان کی کفش برداری کر کے بے شمار علوم وفنون، اخلاق وکمالات وبرکات حاصل کیے۔ بقول حضور سیدنا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

گلے خوشبوئے درحمام روزے — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویزے تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم — ولیکن مدتے باگل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ان دس سالہ زندگی میں ہم نے جو فوائد دین ودنیا کے حضور سیدنا استاذ العلماء، عاشق مدینہ کے دربار عالیہ سے حاصل کیے وہ سب اوراق میں بیان نہیں ہو سکتے لیکن بطور نمونہ چند چیدہ چیدہ واقعات وبرکات سادہ الفاظ میں پیش خدمت کر دیے ہیں انشاء اللہ حضور سیدنا عاشق مدینہ منورہ کے مبارک واقعات وحالات ہمارے دین وایمان کی حفاظت اور دلوں کے زنگ کیلئے صفائی اور ہماری ترقی وکامیابی کا باعث ہوں گے بشرطیکہ ہم تلامذہ، محبین، متوسلین ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔

مفتی محمد عبد المنان چشتی رضوی
مہتمم جامعہ غوثیہ سلیمانیہ درّہ پیزو
ضلع لکی مروت صوبہ سرحد پاکستان
0301-8791978, 0345-9829688

عاشقِ مدینہ منورہ

محمد احسان الحق قادری رضوی

کی سوانح حیات

الاحسان پبلیکیشنز

حضور پُرنور ﷺ کے خصائص و کمالات پر مشتمل
صحیح بخاری شریف کی چالیس ۴۰ احادیث کا حسین گلدستہ

اربعینِ البخاری

فی شان

حبیبِ الباری

ترتیب

محمد فضل الرحمٰن قادری

ناشر

الاحسان پبلیکیشنز

ہجویری مسجد جناح کالونی فیصل آباد